حوض کے احکام

شرعی حوض:

سوال: یہاں ایک مسجد میں حوض بن رہا ہے، شرعی حوض کے بارے میں کتب فقہ میں ''**عشرة أذرع فی عشرة أذرع**'' کا لفظ آتا ہے۔ جس کی تعبیر اردو میں ہمارے علماء کرام دس ہاتھ دردس ہاتھ (دہ دردہ) کرتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ذراع اور ہاتھ سے کیا مراد ہے؟ احقر سے بھی اس مسجد والوں نے دریافت کیا تو میں نے دس ہاتھ در دس ہاتھ بتایا تھا اور دو تین جگہ سے انہوں نے فتاویٰ منگوایا، وہاں سے بھی یہی جواب ملا تھا کہ دس ہاتھ دردس ہاتھ کا حوض بنایا جائے۔

اب ان حضرات نے ایک ہاتھ ڈیڑھ فٹ کا ناپ نکالا۔ اس حساب سے پندرہ فٹ در پندرہ فٹ یعنی سوا دوسو (۲۲۵) اسکوائر فٹ بنتا ہے اور اسی حساب سے انہوں نے حوض کی تعمیر شروع کردی ہے لیکن کسی نے اعتراض کیا ہے کہ یہ حوض بہت چھوٹا معلوم ہوتا ہے چنانچہ دوبارہ یہ حضرات احقر کے پاس آئے، میں نے ذراع اور ہاتھ کے بارے میں جستجو کی تو حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ کی مصنفہ تعلیم الاسلام میں ذراع یعنی شرعی گز نو گرہ کا بتایا ہے اور نو گرہ کے سوا بیس انچ ہوتے ہیں، جس کا مطلب یہ ہوا کہ ہاتھ سوا بیس انچ کا مانا جائے، حالانکہ عام طور پر ہاتھ اٹھارہ انچ کا ہوتا ہے، نو گرہ والے ذراع سے اگر حساب نکالا جائے تو کل دوسو پچہتر (۲۷۵) اسکوائر فٹ بنتے ہیں۔

لہذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ ہاتھ سے اور ذراع سے کیا مراد لیا جائے؟ یعنی اس کا ناپ کیا ہو۔ ڈیڑھ فٹ یا سوا بیس انچ۔ امید کہ اس بارے میں جواب سے مشرف فرمائیں۔ ((مولانا) قمر الدین محمد غفرلہ، مغلواڑہ، بڑودہ)

الجواب

مقدار ذراع شرعی میں اختلاف ہے اکثر فقہاء رحمہم اللہ نے ''**ست قبضات**'' (۲۴ر انگل بعد حروف ''**لا إلٰه إلا الله محمد رسول الله**'') کو اختیار کیا ہے جو ڈیڑھ فٹ بنتا ہے۔

والمعتبر ذراع الكرباس، كذا فی الظهيرية وعليه الفتویٰ، كذافی الهداية، وهو ذراع العامة، ست قبضات: أربع وعشرون أصبعاً كذا فی التبيين. (فتاویٰ عالمگیری: ۱۱/۱)

لہذا آپ کے یہاں کا حوض بھی شرعی حوض ہے اگر جگہ میں وسعت ہو تو بڑھا کر تعلیم الاسلام کے حساب کے مطابق کرلینا انسب اور احوط ہوگا تا کہ کسی کو چوں وچرا کی گنجائش نہ رہے حوض کے معاملہ میں احتیاط برتنا اچھا ہے، لہذا وسعت ہو تو تھوڑا بڑھا دیا جائے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔ (فتاویٰ رحیمیہ: ۲۵۹/۳-۲۶۰)

ذراع کی مقدار:

سوال: ذراع کرباس اور ذراع مساحت میں کیا فرق ہے؟

الجواب

ذراع مساحت کی مقدار سات قبضہ اور ایک انگشت ہوتی ہے اور بعض کے یہاں سات قبضہ اور سات انگشت ہے اور قبضہ کی صورت یہ ہوا کرتی ہے کہ ہاتھ کی چاروں انگلیوں کو بند کرلیا جائے تو اس مقدار کو قبضہ کہتے ہیں۔

برجندی شرح نقایہ میں لکھتے ہیں: **ثم ذراع المساحة سبع قبضات مع أصبع قائمة فی القبضة السابعة، وقیل: سبع قبضات مع کل منها أصبع قائمة، انتهٰی.**

دوسری جگہ لکھتے ہیں: **والمراد بالقبضة أربع أصابع مضمومة صرح بذلک فی شرح الهداية،انتهٰی.**

اور عالمگیری میں ذراع کرباس کے بارے میں مذکور ہے: **وهو ذراع العامة ست قبضات،أربع وعشرون أصبعا.** یعنی ذراع کرباس چھ قبضہ یا چوبیس انگشت ہوتا ہے۔ واللہ اعلم (مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحیٔ:۱۸۰)

حوض کی مقدار:

سوال: جس حوض کا طول وعرض عموماً چار اور تین گز ہوتا ہے اور گہرائی تقریباً دو گز ہوتی ہے بسا اوقات اس سے چھوٹے حوض بھی ہوتے ہیں، کسی جگہ دو حوض بھی ساتھ ساتھ ہوتے ہیں پہلے ایک میں کپڑے کو دھو کر دوسرے میں صفائی کی غرض سے ڈال کر نچوڑ لیتے ہیں لیکن چونکہ اکثر کپڑے نجس اور پلید ہوتے ہیں اور ان کی چھینٹیں اڑ کر دوسرے حوض میں جا پڑتی ہیں اس لئے احتمال ہے کہ تمام پانی شرعاً پلید ہو جاتا ہے اور ایسے حوض میں کپڑا دھونے سے پاک ہو جاتا ہے یا نہیں؟

الجواب

حنفیہ کے مذہب کے موافق چھوٹا حوض جو دہ در دہ نہ ہو نجاست گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے، لہذا موافق مذہب حنفیہ کے جس چھوٹے حوض میں نجس کپڑا دھویا گیا اس سے کپڑا پاک نہ ہوگا۔(۱) لیکن عموم بلویٰ اور احتراز ممکن نہ ہونے کی صورت میں امام مالک رحمہم اللہ وغیرہ کے مذہب کو پیش نظر رکھتے ہوئے طہارت پر فتویٰ دیا جا سکتا ہے جیسا کہ پانی کے بارہ میں امام مالکؒ کے ہی مذہب کے موافق اکثر عمل در آمد ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم:۱/۱۹۲)

---

(۱) سئل عن فسقية صغيرة الخ أما إذا وقعت فيها نجاسة تنجست لصغرها.(رد المحتار،مطلب فی مسئلة الوضوء من الفساقی:۱/۶۸ ظفیر)

(۲) أما القليل فينجس وإن لم يتغير خلافاً لمالک (درمختار) فإن ما هو قليل عندنا لاينجس عنده مالم يتغير والقليل ما تغير والكثير بخلافه.(رد المحتار، باب المياه:۱/۱۷۱)

دہ دردہ کی تعریف:

دہ دردہ کی تعریف کیا ہے، سو ہاتھ کی تحدید کیا ہے کس طرح ہونا چاہئے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وبا للّٰہ التوفیق

شریعت میں دہ دردہ حوض کو حوض کبیر شمار کیا جائے گا، صورت اس کی یہ ہے کہ حوض کی طولاً وعرضاً چاروں جانب دس دس ذراع مربع ہوں، اس طرح کہ پانی کا گرد چاروں طرف سے چالیس ذراع مربع ہو اور اس کی سطح سو ذراع مربع ہو، ذراع شرعی، ۹ گرہ کا ہوتا ہے، جب طول بھی دس ذراع اور عرض بھی دس ذراع ہو اور دس کو دس میں ضرب دینے سے سو حاصل آتا ہے، تو سطح سو ذراع مربع کی ہوگی۔

"وفي الفتاویٰ: الحوض الكبير مقدر بعشرة أذرع في عشرة أذرع، وصورته أن يكون من كل جانب من جوانب الحوض عشرة أذرع، وحول الماء أربعون ذراعاً ووجه الماء مأة أذرع هذا مقدار الطول والعرض". (خلاصة الفتاوى: ۳/۱)(۱)

فلذا أفتىٰ به المتأخرون الأعلام أي في المربع بأربعين وفي المدور بستة وثلاثين وفي المثلث من كل جانب خمسة عشر وربعاً وخمساً بذراع الكرباس، ولو له طول لا عرض لكنه يبلغ عشراً في عشر جاز تيسراً. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار: ص۱۷۸ج۱)(۲)

عام اس سے کہ موجودہ شکل اس کی لمبی ہو سہ گوشہ ہو یا جیسی بھی ہو مگر مربع نکالیں تو دس دس ذراع نکل آوے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد نظام الدین اعظمی، مفتی دار العلوم دیوبند، سہارنپور (منتخبات نظام الفتاویٰ: ۱/۱۱۹-۱۲۰)

دہ دردہ حوض:

سوال: اگر اس قیاس سے کہ حوض دہ دردہ دریا کے حکم میں ہے نجس شئ کے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا، عمل کیا تو کیا کیا جائے۔

الجواب ــــــــــــــــــــ

پاک رہے گا۔(۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۱۹۰)

---

(۱) البحر الرائق: ۱/۱۴۰، مکتبہ زکریا دیوبند۔

(۲) الدر المختار علىٰ صدر رد المحتار: ۱/۱۷۷-۱۷۸، مطبع عثمانیہ۔

(۳) ولا بماء راكد وقع فيه نجس إلا إذا كان عشرة أذرع في عشرة أذرع ولا ينحسر أرضه بالغرف فحكمه حكم الماء الجاري. (شرح الوقاية، كتاب الطهارة: ۱/۸۶، ظفیر)

دہ دردہ شرعی حوض کا رقبہ انگریزی پیمائش کے حساب سے چونتیس ہزار دو سو پچیس مربع انچ ہونا چاہیے:

سوال: ایک حوض کا نقشہ درج ذیل ہے اس کا پانی جائز ہے یا نہیں، زید کہتا ہے کہ ناپ میں کم ہے، عمرو کہتا ہے کہ ناپ ٹھیک ہے، لہذا اعرض یہ ہے کہ ذراع کرباس انگریزی پیمائش کے حساب سے کتنے انچ کا ہوتا ہے، نقشہ ذیل میں انگریزی پیمائش کے مطابق انچوں کا حساب دیا گیا ہے؟

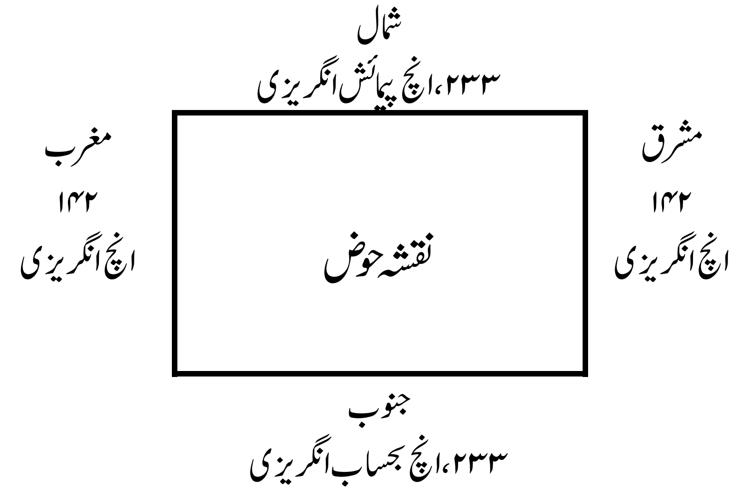

هو المصوب

شرعی گز کی ادنیٰ مقدار چھ مٹھی ہے یعنی چوبیس انگل، ایسے گز کے حساب سے مربع حوض کا رقبہ مذہب مفتیٰ بہ کے مطابق سو گز مربع ہونا چاہیے، حوض خواہ مربع یعنی چوگوشہ ہو یا مستطیل یعنی لانبا جیسا کہ نقشہ مرسلہ ہے اور متوسط آدمی کے چوبیس انگل کے ساڑھے اٹھارہ انچ انگریزی ہوتے ہیں اس رو سے حوض شرعی کا رقبہ چونتیس ہزار دو سو پچیس مربع انچ ہونا چاہیے، سوال میں منقوش شدہ حوض کا رقبہ تینتیس ہزار چھیاسی مربع انچ کا ہے۔ پس ایک ہزار ایک سو انتالیس مربع انچ کم پڑتا ہے، جس کے تقریباً ساڑھے تین مربع گز ہوتے ہیں، لہذا حوض مذکور میں وضو کرنا اور اس میں اتر کر غسل کرنا جائز نہ ہوگا، لیکن اگر اس کو مٹکے وغیرہ کے پانی کے مانند احتیاط سے رکھیں اور اس سے کسی برتن وغیرہ میں لے کر وضو و غسل کریں تو جائز ہوگا، جیسا کہ درمختار میں ''النہر الفائق'' سے نقل کیا ہے:

''وأنت خبیر بأن اعتبار العشر أضبط ولاسیما فی حق من لارأی له من العوام فلذا أفتیٰ به المتأخرون الأعلام''، انتھیٰ(۱)

اور قہستانی سے نقل کیا ہے: **''والمختار ذراع الکرباس وھو سبع قبضات فقط''**، انتھیٰ

(۱) الدرالمختار مع ردالمحتار، باب المیاہ، قبل مطلب یطھر الحوض بمجرد الجریان: ۱/۱۹۲، دارالفکر بیروت، انیس۔

اور شامی میں ہے: **(قولہ وھو سبع قبضات فقط)أی بلا أصبع قائمة، وھذا ما فی الولوالجية،وفی البحر:أن فی کثیر من الکتب أنه ست قبضات لیس فوق،کل قبضة أصبع قائمة فھو أربع وعشرون أصبعاً"،انتھیٰ.** (۱)

اور اسی میں لکھا ہے: **وفی البحر:وإن نقص حتی صار أقل من عشرة فی عشرة لایتوضأ فيه ولکن یغترف منه ویتوضأ،آہ ، انتھیٰ.** (۲) فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ عبد الوھاب کان اللہ لہ۔ (فتاویٰ باقیات صالحات، ویلور:ص:۲-۳)

دہ دردہ کی گہرائی کتنی ہونی چاہئے:

سوال: دہ دردہ پانی کی کس قدر گہرائی اور عمق ہونی چاہئے؟

الجواب

عمق اور گہرائی کی کچھ تحدید نہیں ہے، ہدایہ میں کہا ہے کہ اس قدر گہرا ہونا کافی ہے کہ چلو میں لینے سے زمین نہ کھلے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم:۱/۱۷۴و۱۷۵)

مدوّر حوض کا قطر کتنا ہونا چاہئے:

سوال (۱): وضو کرنے کے لئے دائرہ کے شکل کی حوض کا قطر کم از کم کتنے فٹ ہونا چاہئے؟

پندرہ فٹ مدوّر حوض کافی ہے یا نہیں:

سوال (۲): کیا پندرہ فٹ اندرونی قطر کے حوض پر جواز حوض دہ دردہ کا اطلاق نہیں ہوسکتا؟

حوض کی گہرائی کتنی رکھی جائے:

سوال (۳): حوض کا عمق کس قدر رہنا چاہئے؟

الجواب

(۱تا۳) درمختار میں ہے کہ حوض مدوّر میں دور ۳۶ ذراع اور قطر گیارہ ذراع اور ۱/۵ ذراع کافی ہے، یعنی سوا گیارہ ذراع کے قریب قطر ہونے سے حوض دہ دردہ ہوجاتا ہے اور ذراع سات قبضہ کا ہوتا ہے جوکہ آج کل کے گز سے تقریباً دس گرہ کا ہوتا ہے۔

---

(۱) الدر المختار مع رد المحتار ،باب المیاہ،مطلب فی مقدار الذراع وتعیینه:۱/۱۹۶،دار الفکر بیروت،انیس

(۲) الدر المختار مع رد المحتار ،باب المیاہ،قبل مطلب یطھر الحوض بمجرد الجریان:۱/۱۹۴،دار الفکر بیروت،انیس

(۳) والمعتبر فی العمق أن یکون بحال لا ینحسر بالاغتراف ھو الصحیح. (الھدایة، باب الماء:۱/۴۲)
إذ المعتمد عدم اعتبار العمق وحدہ. (الدر المختار علیٰ ھامش رد المحتار ،باب المیاہ:۱/۱۷۸تا۱۸۱،ظفیر)

پس آج کل کے گز کے حساب سے قطر حوض مدوّر کا تقریباً ساڑھے سات گز ہونا چاہئے جو کہ غالباً ۲۱ فٹ تقریباً ہوگا۔ (۱) اور عمق کی کچھ تحدید نہیں ہے۔

إذالمعتمدعدم اعتبار العمق. درمختار. (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۱۸۸، ۱۸۹)

حوض دہ دردہ کی پیمائش:

سوال: حوض کے دہ دردہ ہونے میں ذراع کرباس معتبر ہے یا ذراع مساحت؟

الجواب

مفتیٰ بہ قول کے مطابق ذراع کرباس معتبر ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں نے ذراع مساحت کا بھی اعتبار کیا۔

فتاویٰ قاضی خان میں ہے:

وعامة المشائخ قالوا: إن كان عشراً فی عشرفهو كبيريعتبر فيه ذراع المساحة لاذراع الكرباس هوالصحيح لأن ذراع المساحة بالممسوحات أليق،وفی العالمگيرية:والمعتبرذراع الكرباس، كذافی الظهيرية،وعليه الفتویٰ، كذافی الهداية، انتهیٰ. واللہ اعلم

ابوالحسنات محمد عبدالحی (مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحی اردو، ص ۱۸۰)

گول حوض کی پیمائش:

سوال: اگر حوض گول ہوتو اس کی پیمائش کا کیا طریقہ ہوگا کہ دہ دردہ کے برابر ہوجائے؟

الجواب

مدوّر حوض کے بارہ میں تین قول ہیں: (۱) اس کا دائرہ ۴۸/ ذراع ہو۔ (۲) ۴۴/ ذراع۔ (۳) ۳۶/ ذراع۔

رسائل ارکان میں ہے:

أما فی المدورفيعتبرثمانية وأربعون مساحة دوره وقيل:أربع وأربعون،وقيل: ست وثلثون، قال الشيخ عبد الحق الأول أحفظ والأخير أوفق بقواعد الحساب،والله أعلم انتهیٰ. (۳)

---

(۱) أی فی المربع بأربعين وفی المدور بستة وثلاثين وفی المثلث من كل جانب خمسةعشروربعاًوخمساًبذراع الكرباس ولوله طول لا عرض لكنه يبلغ عشراً فی عشر جاز تيسيراً،الخ والمختار ذراع الكرباس وهو سبع قبضات فقط،الخ. (الدر المختارعلیٰ هامش رد المحتار،باب المياه: ۱/۱۷۸تا۱۸۱، ظفیر)

(۲) الدرالمختارعلیٰ هامش رد المحتار، باب المياه: ۱/۱۸۲/ صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ اتنا گہرا ہو کہ چلو سے پانی اٹھایا جائے تو زمین نہ کھلے۔ والمعتبرفی العمق أن يكون بحال لاينحسربالاغتراف هوالصحيح. (الهداية، باب المياه: ۱/۴۲)

درمختار کی عبارت کا ماحصل یہ ہے کہ صرف عمق کا اعتبار نہیں، اس کے الفاظ یہ ہیں: إذالمعتمدعدم اعتبارالعمق وحده. (دیکھئے: الدر المختارعلیٰ هامش رد المحتار، باب المياه: ۱/۱۸۲، ظفیر)

(۳) رسائل الاركان: ۲۹، بيان ماء البئر، فصل فی المياه، المطبع العلوی لکھنؤ، انیس

ابوالمکارم شرح نقایہ میں فرماتے ہیں:

وإن كان مدوراً ففي الملتقط: أنه ينبغي أن يكون حوله ستاً وثلثين ذراعاً في الخزانة: هو الصحيح، وعليه فتوى الدينار، وفي الخلاصة: ثماني وأربعين ذراعاً، و في الكبرىٰ: قدره بعض بأربع وأربعين فعلى الأول يكون قطره أحد عشر ذراعاً ونصفها تقريباً و على الثاني خمس عشر ذراعاً وربعها تقريباً والأول أشد حينئذٍ تحصل مساحته عشراً في عشر مع زيادة، وعلى الثاني يتفاحش الزيادة وذالك لما عرف من أن حول المدور ثلثة أمثال مع قطره مع سبعه وأنه إذا ضرب نصف القطر في نصف حوله فالمبلغ الحاصل مقدار مساحة المدور فيتدبر"، انتھیٰ

حساب کے مطابق اور مفتیٰ بہ قول یہی ہے کہ اس کا دائرہ چھتیس ذراع کا ہو۔ (مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحی اردو، ص ۱۸۰-۱۸۱)

مسقّف حوض کے پانی سے وضو جائز ہے، اگر چہ پانی چھت سے لگا ہوا ہو:

سوال: ایک حوض دہ در دہ بنا ہوا ہے اس پر چھت پاٹ دی ہے لوہے کے پڑوں سے، جب حوض خوب بھرتا ہے تب پڑوں کے کنارے پانی میں نوانچ ڈوبتے ہیں حرکت دینے سے پڑوں کے نیچے کا پانی ہلتا نہیں ہے، بعضے آدمی کہتے ہیں کہ پانی حوض کا ناپاک ہے حرکت دینے سے ہلتا نہیں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ پانی سب ملا ہوا نیچے اوپر تک پڑیاں نوانچہ ڈوبنے سے پانچ حصہ بن جاتے ہیں یہ بات صحیح ہے مگر یہ مانع نہیں ہے، بہت اختلاف ہو رہا ہے بعضے وضو نہیں کرتے ہیں بعضے بناتے ہیں، مفصل جواب معہ حوالہ کتب بیان فرمائیں؟ اللہ تعالیٰ جزاء خیر عنایت کریں (آمین)

الجواب

في الدر المختار: ولو جمد ماء ه فثقب إن الماء منفصلاً عن الجمد جاز لأنه كالمسقف وإن متصلاً لا، لأنه كالقصعة، في رد المحتار: قوله وإن متصلا لا: أي لايجوز الوضوء منه وهو قول نصير والإسكاف وقال ابن المبارك وأبو حفص الكبير: لابأس به، وهذا أوسع والأول أحوط (إلىٰ قوله) وفي الحلية: أن هذا مبنى على نجاسة الماء المستعمل .(۱/۲۰۰)

قلت: والمفتىٰ به طهارة الماء المستعمل فلم يبق خلاف، فافهم.

بنابر روایت تقریر بالا اس حوض سے وضو بلا تکلف جائز ہے اگر چہ پانی نہ ہلتا ہو۔ فقط (امداد الفتاویٰ جدید، جلد اول، ص ۵۹)

حوض میں عشراً في عشرٍ کی شرط مفتیٰ بہ نہیں ہے:

سوال: ہمارے علاقے میں ٹیوب ویل کے ذریعہ سے چھوٹے چھوٹے تالاب بنائے گئے ہیں جو عشراً في عشرٍ سے کم ہوتا ہے لیکن ٹیوب ویل ہر وقت جاری نہیں ہوتے ہیں اور لوگ ان تالابوں سے پانی لے جاتے ہیں تو کیا اس پانی کے استعمال سے نماز وغیرہ ہوتی ہے یا نہیں؟ نیز عشراً في عشرٍ کا ماٴخذ قرآن وحدیث وفقہ میں سے ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ (المستفتی: محمد زمان، سرائے نورنگ بنوں۔ ۲۷ رشعبان ۱۴۰۳ھ)

الجواب

محققین احناف نے تصریح کی ہے کہ پانی کی قلت وکثرت کا دارومدار مبتلیٰ بہ کی رائے پر ہے، نہ کہ عشراً فی عشرٍ پر۔(۱) پس ان حوضوں کے متعلق استعمال کنندگان کی رائے یہ ہو کہ اگر ان میں نجاست گرے تو بالمقابل طرف کو فوری طور سے وضو کرنے کے وقت نہیں پہنچتی ہے تو یہ بڑے حوض ہیں ورنہ چھوٹے ہیں۔ وھوالموفق

(فتاویٰ دیوبند پاکستان، المعروف بہ فتاویٰ فریدیہ جلد دوم: ٨٦)

مسجد کے حوض کا طول وعرض کیا ہونا چاہئے، اور اس سلسلہ میں کیا اختلاف ہے:

سوال (۱): حوض مسجد برائے وضو کتنا لمبا اور کتنا چوڑا، اور کتنا گہرا ہونا چاہئے؟

(۲): اس مسئلہ حوض میں کوئی حدیث آئی ہے یا نہیں؟

(۳): ائمہ اربعہ میں اس بارے میں کیا اختلاف ہے؟

الجواب

امام شافعیؒ اور مالکؒ کے نزدیک تو اس بارے میں بہت وسعت ہے وہ تو چھوٹے سے حوض کے پانی کو بھی پاک کہتے ہیں اور وضو وغسل کو اس سے جائز فرماتے ہیں، البتہ امام اعظمؒ نے اس بارے میں زیادہ احتیاط فرمائی ہے، اور وہ فرماتے ہیں کہ وہ حوض دہ دردہ سے کم نہ ہو، یعنی دس گز چوڑا اور دس گز لمبا ہو اور گز شرعی مراد ہے جو آجکل کے گز سے دس گرہ کے قریب ہوتا ہے پس اگر ساڑھے چھ گز یا سات گز عرض وطول حوض کا ہوگا تو وہ دہ دردہ ہے اس سے وضو اور غسل سب جائز ہے(۲) اور اس کو صدرالشریعۃ نے حدیث "**من حفر بیراً فله حوله أربعون ذراعاً**" (۳) سے ثابت کیا ہے، بہرحال یہ امر متفق علیہ ہے کہ اس قدر بڑا حوض سب ائمہ کے نزدیک پاک ہے بلکہ دیگر ائمہ تو اس سے کم کو بھی پاک فرماتے ہیں۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۱۸۷و۱۸۸)

---

(۱) قال العلامة الحصكفي رحمه اللّٰه: (والمعتبر) في مقدار الراكد (أكبر رأى المبتلىٰ به فيه فإن غلب على ظنه عدم خلوص) أى وصول (النجاسة إلى الجانب الآخر جاز، وإلا لا) هذا ظاهر الرواية عن الإمام، وإليه رجع محمد، وهو الأصح كما في الغاية وغيرها، وحقق في البحر أنه المذهب، وبه يعمل. وأن التقدير بعشر في عشر لا يرجع إلى أصل يعتمد عليه. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار: جلد ١ ص ١٤١، باب المياه)

(۲) ولا بماء راكد وقع فيه نجس إلا إذا كان عشرة أذرع ولا ينحسر أرضه بالغرف فحكمه حكم الماء الجارى الخ وإنما قدر به بناءً علىٰ قوله عليه السلام: "من حضر بئراً فله حوله أربعون ذراعاً". (شرح وقاية، كتاب الطهارة: ١/ ٨٦، ٨٧) هذا الحديث أخرجه أحمدؒ من حديث أبى هريرةؓ، وابن ماجةؒ والطبرانىؒ من حديث عبد اللّٰه بن المغفل رضى اللّٰه عنه، الخ. (عمدة الرعاية حاشية شرح الوقاية: ١/ ٨٧، ظفير)

(۳) شرح الوقاية، كتاب الطهارة: ١/ ٨٧۔

حوض گہرا ہو مگر وہ دہ دردہ نہ ہو تو وہ شرعی حوض نہیں ہے:

سوال: ہمارے یہاں مسجد میں جو حوض ہے اس کی لمبائی پونے چودہ فٹ، چوڑائی آٹھ فٹ اور گہرائی ساڑھے چار فٹ ہے اس میں تقریباً چودہ ہزار لیٹر سے زائد پانی کی گنجائش ہے، میرے خیال میں اتنا پانی کسی بڑے کنویں میں بھی موجود نہ رہتا ہوگا، تو یہ ماء کثیر کے حکم میں ہوگا یا نہیں؟ اس میں اگر نجاست گر جائے تو کیا حکم ہوگا؟ کتب فقہ میں آب کثیر کے متعلق دہ دردہ کی تشریح آئی ہے وہ باعتبار حدود کے ہے یا باعتبار مقدار کے بھی ہے؟ یعنی اگر لمبائی اور چوڑائی میں مقدار مذکور (دہ دردہ) میں کمی ہو مگر گہرائی زیادہ ہونے کی وجہ سے پانی کی مقدار زیادہ ہو تو طول وعرض میں جو کمی ہے اس کی تلافی ہو کر اس کا شمار شرعی حوض میں ہو سکے گا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

یہ حوض دہ دردہ (شرعی حوض) نہیں ہے، گہرائی کی زیادتی سے طول وعرض کی کمی کی تلافی نہ ہوگی، وضو وغیرہ میں اس کا پانی استعمال کر سکتے ہیں، لیکن جب تھوڑی سی نجاست گرے گی تو حوض کا تمام پانی ناپاک ہو جائے گا، (۱) لہذا ممکن ہو تو اسے دہ دردہ کر لیا جائے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو حوض کے بجائے مسقّف ٹنکی بنا دی جائے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

(فتاویٰ رحیمیہ: ۱۴۵/۷)

اگر پانچ ہاتھ چوڑا اور بیس ہاتھ لمبا حوض ہو تو وہ دہ دردہ ہے:

سوال: ہماری مسجد کا حوض دہ دردہ ہے یعنی دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہے۔ لیکن اس کی طول میں اضافہ اور عرض میں کمی۔ یا عرض میں اضافہ اور طول میں کمی کرنے کا کمیٹی کا ارادہ ہے۔ اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟ بینوا توجروا

الجواب

حوض کا طول وعرض یکساں ہونا ضروری نہیں ہے کمی بیشی کی گنجائش ہے، جس طرح دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا شرعی حوض ہے اسی طرح پانچ ہاتھ چوڑا اور بیس ہاتھ لمبا، یا چار ہاتھ چوڑا اور پچیس ہاتھ لمبا اور دو ہاتھ چوڑا اور پچاس ہاتھ لمبا بھی شرعی حوض ہے، اگر حوض مدور (گول) ہے تو اس کا محیط (گھراؤ) چھتیس گز ہو (اور بقول صاحب محیط احتیاط اس میں ہے کہ اڑتالیس گز ہو) اور اگر حوض مثلث (تین گوشہ) ہو تو ہر جانب سے ساڑھے پندرہ گز ہونا چاہیے گہرائی کم از کم اتنی ضروری ہے کہ چلو سے پانی لیا جائے تو زمین نظر نہ آئے۔

وأما إذا كان عشرًا في عشر بحوض مربع أو ستة وثلاثين في مدور وعمقه أن يكون بحال

(۱) ولو أعلاه عشراً وأسفله أقل جاز حتى يبلغ الأقل ولو بعكسه لا (أي أسفله عشراً وأعلاه أقل فوقع فيه نجس) لم يجز حتى يبلغ العشر. (الدر المختار مع رد المحتار: ۱۷۹/۱، انیس)

لاتنكشف أرضه بالغرف منه على الصحيح. (مراقي الفلاح) (قوله أوستة وثلاثين في مدور) هذا القدر إذا ربع يكون عشرًا في عشر وفي المثلث كل جانب منه يكون ذرعه خمسة عشر ذراعاً وربعاً وخمساً. (طحطاوي على المراقي: ۱۷، شامی: ۱/۱۷۸)(۱) فقط واللہ اعلم بالصواب

(فتاویٰ رحیمیہ: ۴/۲۵۵)

سوال میں درج شدہ حوض، حوض شرعی ہے یا نہیں:

سوال: ہمارے یہاں نئی مسجد بن رہی ہے اس میں وضو کے لیے جو حوض بنایا گیا ہے اس کا نقشہ حسب ذیل ہے:

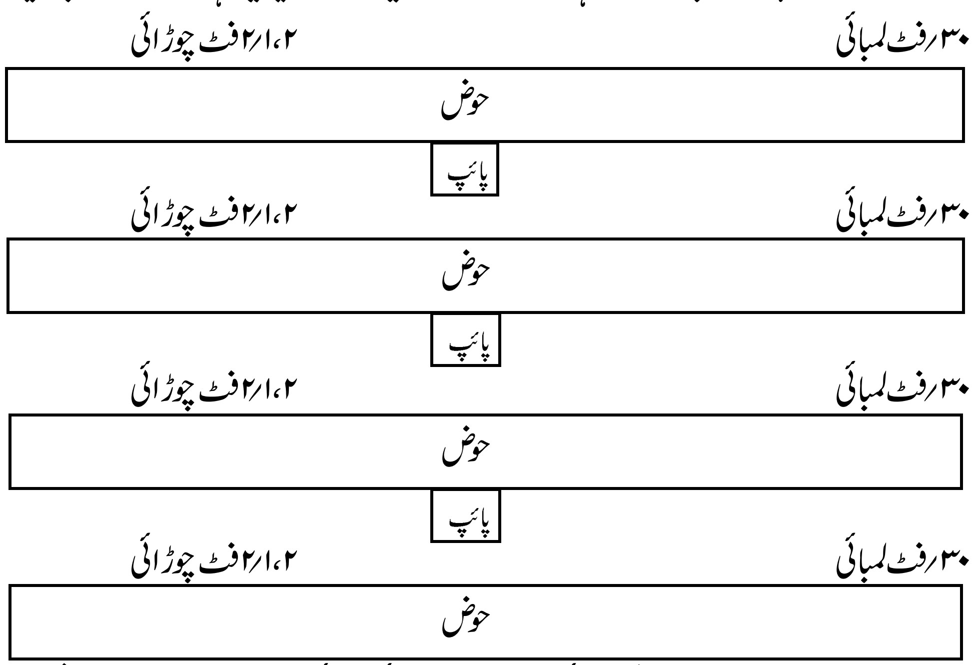

نقشہ کے مطابق چار حوض ہیں ہر ایک کی لمبائی تیس فٹ اور چوڑائی ڈھائی فٹ ہے اور ان کے درمیانی فاصلوں کو پائپ سے ملایا گیا ہے اس طرح ان چاروں حوضوں کا کھلا ہوا حصہ لمبائی چوڑائی کے ضرب سے تین سو اسکوائر فٹ ہو جاتا ہے۔ مگر اس پر اشکال یہ ہوتا ہے کہ ان حوضوں کا آپس میں ملانے والا جو پائپ ہے پانی ان پائپوں کے اوپر کے

---

(۱) ردالمحتار، باب المياه، مطلب في مقدار الذراع وتعيينه.

عن أبي سعيد الخدريؓ قال: قيل يا رسول اللّٰه! أنتوضأ من بئر بضاعة؟ وهي بئر يلقى فيها الحيض ولحوم الكلاب والنتن فقال رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم: "إن الماء طهور لاينجسه شيء". (ترمذی، باب ماجاء أن الماء لا ينجسه شيء/المنتقیٰ (۴۷))

قال أبو داؤدؒ: وقدرت أنا بئر بضاعة بردائي مددته عليها ثم ذرعته فإذا عرضها ستة أذرع". (أبو داؤد، باب ماجاء في بئر بضاعة) امام ابوداؤدؒ نے بئر بضاعۃ کو ناپا تو وہ چھ ہاتھ تھا اور اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نجاست گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔ اس سے استدلال کرتے ہوئے حنفیہ نے مزید احتیاط فرمایا اور دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا کا مسلک اختیار کیا ہے۔ انیس

حصہ سے لگا ہوا رہے گا اس لیے یہ پائپ حوضوں کو ملا کر ایک کرنے کے لیے کافی نہ ہونے چاہئیں اور اس کے بعد ہر حوض دہ در دہ نہیں رہ سکتا، کیا یہ اشکال صحیح ہے؟ یہ مذکورہ شکل پر بنے ہوئے حوض کا شمار دہ در دہ میں ہوگا؟ بینوا تو جروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

آپ کا اشکال درست ہے یہ حوض شرعی (دہ در دہ) نہیں ہے نقشہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حوض چار صغیر حوضوں پر (قطعات اربعہ) پر مشتمل ہے اور ہر قطعہ ایک دوسرے سے جدا اور منقطع ہے چاروں کو ملانے کی غرض سے پائپ رکھا گیا ہے مگر وہ کافی نہیں ہے۔ ہاں اگر حوض میں ایک جانب سے پانی داخل ہوکر دوسری جانب نکل جاتا ہو تو کافی ہوسکتا ہے۔

کحوض صغير يدخل فيه الماء من جانب ويخرج من آخر يجوز التوضؤ من كل الجانب مطلقاً، وبه يفتىٰ. (درمختار)

حوض کی سطح (بالائی حصہ) جہاں سے وضو کیا جاتا ہے اس کا اعتبار ہوتا ہے۔ اگر بالائی حصہ کا رقبہ دہ در دہ کے برابر ہے تو وہ شرعی حوض ہے۔ (**لأن العبرة لوجه الماء**) اگر چہ تحتانی حصہ کم ہو۔ اگر تحتانی حصہ دہ در دہ کے مقدار کا ہو لیکن بالائی حصہ (جہاں سے وضو کیا جاتا ہے) کم ہو تو وہ حوض شرعی نہیں، تھوڑی سی نجاست گرنے سے ناپاک ہوجائے گا۔

ولو أعلاه عشراً وأسفله أقل جاز حتى يبلغ الأقل ولو بعكسه لا (أي أسفله عشراً وأعلاه أقل فوقع فيه نجس) لم يجز حتى يبلغ العشر. (درمختار مع الشامي: ۱/۱۷۹)

فقہا نے بھی لکھا ہے کہ شرعی حوض کو اوپر سے بند کر دیا ہو اور وہ بند حصہ پانی سے ملا ہوا ہو اور کھلا ہوا حصہ دہ در دہ سے کم ہو تو وہ حوض بھی شرعی نہیں رہے گا۔

ولو جمد ماءه فثقب إن الماء منفصلاً عن الجمد جاز لأنه كالمسقف وإن متصلاً لا. (درمختار مع الشامي: ۱/۱۷۹)

وعلىٰ هذا التفصيل إذا كان الحوض مسقفاً وفي السقف كوة فإن كان الماء متصلاً بالسقف والكوة دون عشر في عشر يفسد الماء بوقوع المفسد وإن كان متصلاً لا يفسد، الخ. (كبيري: ۹۸) فقط واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ رحیمیہ: ۴/۲۷۴-۲۷۶)

حوض کے درمیان ستونوں کا ہونا حوض کی مساحت پر اثر انداز نہ ہوگا:

سوال: ایک مسجد کا حوض تعمیر ہو چکا ہے اور فقہ حنفیہ کے اعتبار سے اس کی مساحت ۲۲۵/دوسو پچیس فٹ ہے لیکن اندرون حوض چار ستون قائم ہیں، ان کی وسعت ۱۵x۱۵، انچ ہے، کیا یہ اصلی حوض کی مساحت پر اثر انداز ہوگا؟ موجودہ حوض کی مساحت ۲۳۰ فٹ ہے اور ستونوں کی مجموعی مساحت قریب دس فٹ ہے اور ان ستونوں پر چھت تعمیر ہو چکی ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــ حامداًو مصلیاًو مسلماً

درمیان میں ستونوں کا ہونا پانی کے اتصال کو مانع نہیں ہے اوران کا وجود حوض کی اصلی مساحت پر اثر انداز نہیں ہوگا۔

ولو توضأ في أجمة القصب أومن أرض فيهازر ع متصل بعضه ببعض إن كان عشراً في عشر يجوز واتصال القصب بالقصب لايمنع اتصال الماء بالماء.(فتاویٰ عالمگیری: ۱/۱۸) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(محمود الفتاویٰ جلد اول، ص ۳۷۷)

چودہ ہاتھ لمبا سوا سات ہاتھ چوڑا حوض جس میں وضو کا پانی گرے تو اس سے وضو کا حکم:

سوال (۱): ہماری مسجد میں ایک حوض چودہ ہاتھ لمبا اور سوا سات ہاتھ چوڑا بنا ہے اور پانی اسی حصہ میں رہتا ہے، اس کے چاروں طرف پانی کے اوپر ایک سلیپ (Slap) بنادی گئی ہے جس کی وجہ سے حوض کی لمبائی اوپر سے گیارہ ہاتھ اور چوڑائی سوا چار ہاتھ ہوگئی ہے، لوگ اس سلیپ پر بیٹھ کر سلیپ کے نیچے والے پانی سے اس طرح وضو کرتے ہیں کہ ان کے وضو کا پانی حوض کے اندر گرتا ہے، آیا اس حوض کا پانی جو سلیپ کے نیچے اس حوض میں ہے جس کی لمبائی چودہ ہاتھ اور چوڑائی سوا سات ہاتھ ہے، دہ دردہ حوض والے پانی کے حکم میں ہے یا نہیں، یہ حوض پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ اوراوقات میں بھی استعمال کیا جاتا ہے تو اس حوض سے وضو کرنا درست ہوگا یا نہیں؟

(۲) کبھی پانی سلیپ کے برابر بھی آجاتا ہے اور لوگ سلیپ پر بیٹھ کر اس پانی سے وضو کرتے ہیں جو سطح سلیپ کے برابر ہے، ایسی صورت میں اس حوض سے وضو کرنا کیسا ہے جبکہ وضو کرنے والوں کے وضو کا پانی اسی میں گرتا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

(۱) عامۂ مشائخ احناف ماء کثیر کی تحدید اس حوض سے کرتے ہیں جو دس ذراع مربع ہو، پھر علما کا اختلاف اس امر میں ہے کہ ذراع سے مراد ذراع مساحت ہے جو سات قبضہ سے کم نہیں ہوتا، یا ذراع کرباس ہے جو چھ قبضہ سے کم نہیں ہوتا، صاحب ہدایہ نے ذراع کرباس کا اعتبار کیا ہے اور بعض علما نے اسی پر فتویٰ دیا ہے، قاضی خان نے ذراع مساحت کا اعتبار کیا ہے اوراسی کو صحیح لکھا ہے اور بعض علما نے اس قول پر فتویٰ دیا ہے۔

حضرت مولانا عبدالحئی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ علما نے یہ لکھا ہے کہ قاضی خان کی تصحیح دوسرے علما کی تصحیح پر مقدم ہوتی ہے لہذا قاضی خان کے قول پر عمل کرنا بہتر ہے۔

اگر حوض مربع ہو تو اس کے چاروں کنارے دس ذراع کے ہونے چاہئیں اور حول ماء چاروں طرف سے چالیس ذراع ہونا چاہیے تاکہ کل حوض کا پانی سو ذراع ہوجائے اور اگر حوض مربع نہ ہو تو اس کے کل پانی کی مقدار چاروں طرف سے دہ دردہ حوض کے برابر ہونا چاہیے۔

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱/۲														
۷														
۶	۱۰	فیٹ												
۵	فیٹ	۸/۸۷												
۴	۱۰،۱/۲	=												
۳	=انچ	ہاتھ				کے	مربع انچ	اور۵۴	مربع فیٹ	۲۲۸	=	۸/۱۸۲۷	مربع فیٹ	
۲	۸/۸۷	۷،۱/۲						مربع فیٹ	۸/۱۸۲۷	=	فیٹ، ۸/۸۷	فیٹ۲۲x		
۱	فیٹ						فیٹ	۲۱						

بناءً علیہ حوض مذکور جو چودہ ہاتھ لمبا اور سوا سات ہاتھ چوڑا ہے جس کے اوپر سلیپ بنادی گئی ہے اور پانی سلیپ کے نیچے ہی رہتا ہے، اس کا کل پانی چاروں طرف سے ۱۴x۷ـ۱/۴=۷x۲۹/۴=۲۰۳/۲=۱۰۱،۱/۲ ہاتھ ہوگا چونکہ دو ہاتھ کا ایک گز انگریزی ہوتا ہے (جو سولہ گرہ کا ہوتا ہے) اور ایک گز انگریزی =۳ فٹ کے، لہذا ایک ہاتھ =۱،۱/۲ فیٹ کے ہوگا، لہذا اس حوض کا کل پانی ۲۲۸، ۸/۳ فیٹ مربع کے ہوا، اس لیے کہ ۱۰۱،۱/۲ یعنی ۲۰۳/۲ ہاتھ X ۳/۲ x ۳/۲ = ۲۰۳/۲x۹/۴ = ۱۸۲۷/۸ = ۲۲۸، ۸/۳ فیٹ مربع کے، پس جن علما کے مسلک پر ذراع چھ قبضہ کا ہوتا ہے جو تقریباً ۱،۱/۲ فیٹ کے برابر ہوتا ہے ان کے نزدیک دہ دردہ ذراع والے حوض کا کل پانی ۲۲۵ مربع فیٹ ہونا چاہیے اور اس حوض کا کل پانی ۲۲۸، ۸/۳ مربع فیٹ ہے، لہذا یہ حوض ان علما کے مسلک پر دہ دردہ کے برابر ہوجائے گا، لیکن چونکہ علما نے تصریح کردی ہے کہ قاضی خان کی تصحیح دوسروں پر مقدم ہوتی ہے اور قاضی خان ذراع مساحت کا اعتبار کرتے ہیں جو سات قبضہ سے کم نہیں ہوتا ہے جس کی مقدار علما نے دو فیٹ کے برابر لکھی ہے، لہذا اس مسلک پر دہ دردہ حوض کا کل پانی ۴۰۰ مربع فیٹ ہوتا ہے اور اس حوض کا کل پانی ۲۲۸، ۸/۳ مربع فیٹ ہی ہے، لہذا معتمد علیہ مسلک پر یہ حوض دہ دردہ نہ ہوگا بلکہ حوض صغیر کہلائے گا، حوض صغیر میں اگر کوئی نجس چیز نہ پڑے تو اس میں وضو کرنا مفتیٰ بہ قول پر درست ہے، بشرطیکہ وضو کرنے والوں کے اعضائے وضو کے غسالہ کا پانی حوض کے پانی پر غالب یا مساوی نہ ہوجائے اور اگر غسالہ کا پانی حوض کے دوسرے پانی کے مساوی یا غالب ہوجائے تو اس حوض سے وضو درست نہیں، نیز حوض کے گرداگرد ایک جماعت کے وضو کرنے کی صورت میں سب کا غسالہ جمع کیا جائے گا اگر دوسرے پانی کے مساوی نہیں تو اس حوض سے وضو کرنا درست ہے اگر مساوی ہوجائے تو وضو درست نہیں، اسی طرح حوض کا پانی اگر کئی بار استعمال کیا گیا تو بھی ماء مستعمل اگر غیر مستعمل سے کم ہے تو وضو درست ہے ورنہ وضو درست نہیں۔

پس جبکہ یہ حوض معتمد علیہ مسلک پر دہ دردہ کے حکم میں نہیں ہے، بلکہ حوض صغیر ہے تو اس حوض میں وضو کے مستعمل پانی کو غیر مستعمل سے جدا کرنا دشوار ہے، خاص کر جبکہ حوض پنجوقتہ نماز کے وقت استعمال کیا جاتا ہے بلکہ اس سے زائد وقت بھی استعمال کیا جاتا ہے اور مستعمل پانی کو غیر مستعمل پانی کے برابر کرنا یا کم کرنا بھی کثرت استعمال کی وجہ سے دشوار ہے تو احتیاط اسی میں ہے کہ حوض کے گرداگرد ایک نالی بنادی جائے کہ وضو کرنے والے حوض سے پانی لے کر اس نالی میں وضو کریں تا کہ یہ وضوان علما کے نزدیک بھی صحیح ہو جائے جو وضو کے ماء مستعمل کو نجس جانتے ہیں۔

(۲) اور اگر اس حوض میں پانی سلیپ کے برابر ہو جس کی وجہ سے حوض کی لمبائی ساڑھے گیارہ ۱۱،۲/۱ ہاتھ اور چوڑائی سوا چار ۴،۴/۱ ہاتھ رہ جاتی ہے، تو حوض کے اوپر کا حصہ جو سلیپ کی گہرائی کے بقدر ہے، کسی مسلک پر بھی دہ دردہ نہیں ہے، البتہ سلیپ کے نیچے کا حصہ اگر صاحب ہدایہ کے مسلک پر دہ دردہ ہے، اس لیے اگر کوئی نجس چیز اس حوض کے اوپر کے حصہ میں پڑ جائے تو برمذہب صاحب ہدایہ اکثر علما کے نزدیک یہ حوض طاہر رہے گا۔ اس لیے کہ سلیپ کے بقدر جو پانی حوض میں ہے وہ کم ہے، اس پانی سے جو نیچے والے دہ دردہ حوض میں ہے اور بعض علما کے نزدیک یہ حوض نجس ہوگا۔

اور معتمد علیہ مسلک پر چونکہ سلیپ کے نیچے والا حوض ہی دہ دردہ کے حکم میں نہیں ہے، بلکہ وہ حوض صغیر ہے۔ اس لیے اگر سلیپ کے اوپر والے حصہ میں کوئی نجس چیز پڑ جائے تو کل حوض نجس ہو جائے گا۔

(فتاویٰ فرنگی محل موسوم بہ فتاویٰ قادریہ: ۱۴۳-۱۴۶)

دہ دردہ سے کم پانی جس میں ظاہری نجاست نہ ہو، پاک ہے:

سوال: پانی میں اگر نجاست ظاہری نہ ہو اور پانی دہ دردہ بھی نہ ہو اور گہرائی بھی زیادہ نہ ہو جیسے جنگل میں ڈوک ہوتے ہیں تو پانی پاک ہوگا یا ناپاک ہوگا؟

الجواب

پاک ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۴/۱۷)

جو حوض دہ دردہ سے کم ہو اس سے وضو جائز ہے:

سوال: یہاں سب لوگ شافعی ہیں اسی وجہ سے اکثر مساجد میں حوض دہ دردہ نہیں ہیں تو حنفی کو ان حوضوں سے وضو کرنا درست ہے یا نہیں، اگر نہیں تو پھر شافعی کے پیچھے حنفی کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

(۱) (لا لو تغير) بطول (مكث) فلو علم نتنه بنجاسة لم يجز، ولو شک، فالأصل الطهارة. (الدر المختار على هامش رد المحتار، باب المياه، قبيل مطلب التوضى من الحوض أفضل: ۱/۲۰۱، ظفیر)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ

ان حوضوں سے وضو کرنا درست ہے۔(۱) اور شافعی کے پیچھے نماز جائز ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۱۸۷)

دہ دردہ حوض میں ناپاک پانی ڈالا جائے تو وضو جائز ہے یا نہیں:

سوال: حوض دہ دردہ میں پانی ایک ہاتھ یا اس سے زائد ہو، اگر ایسی حالت میں ناپاک کنویں میں سے پانی نکال کر اس حوض کو بھر دیا جائے تو پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ

پاک رہے گا۔(۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۱۹۰)

دہ دردہ حوض میں نجاست گرنے کا حکم:

سوال (۱): عرض ہے کہ میرے محلّہ کی مسجد میں ایک حوض ہے جو اصل میں ناپ کے حساب سے دہ دردہ (10x10) ہے لیکن اس کے اوپر پاٹ دیا گیا ہے، پاٹنے کے بعد تقریباً ایک فٹ اوپر دیوار دے کر اس کا منہ کھلا رکھا گیا ہے اور یہ حصہ ناپ میں دہ دردہ سے کم ہے تو اس کا پانی نجاست گرنے سے، کم ہو یا بیش، ناپاک ہو جائے گا؟

جس حوض میں نلکی کے ذریعہ پانی کی آمد و رفت ہو اس کا حکم:

سوال (۲): اگر اس حوض میں کوئی نلکی پانی کی لگا دی جائے جس سے برابر پانی اس حوض میں جاتا رہے اور دوسری نلکی سے تھوڑا تھوڑا پانی برابر نکلتا رہے تو کیا یہ جاری پانی کے حکم ہوگا؟

الجواب ــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

(۱) صورت مسئولہ میں اگر حوض جہاں پانی جمع ہوتا ہے وہ دہ دردہ ہے تو اس میں اگر تھوڑی نجاست گر جائے جس سے پانی کے اوصاف رنگ، بو، مزہ نہ بدلے تو اس صورت میں پانی ناپاک نہیں ہوگا، گرچہ اوپر کا حصہ جہاں پانی جمع نہیں ہوتا ہے وہ دہ دردہ سے کم ہو۔ البتہ اتنی مقدار میں نجاست گر جائے کہ پانی کے اوصاف ہی بدل جائیں تو وہ پانی ناپاک ہو جائے گا۔

---

(۱) کمستعمل فبالأجزاء فإن المطلق أکثر من النصف جاز التطهیر بالکل وإلا لا. (الدر المختار علی رد المحتار، باب المیاہ: ۱/۱۶۸) پس معلوم ہوا کہ مستعمل پانی جو قلیل مقدار میں ملتا ہے اس سے حوض ناپاک نہ ہوگا۔ ظفیر

(۲) وکذا تکرہ خلف أمرد الخ ومن أم بأجرۃ وزاد ابن ملک ومخالف کشافعی لکن فی وتر البحر: إن تیقن المراعاۃ لم یکرہ أو عدمها لم یصح وإن شک کرہ. (الدر المختار علی هامش رد المحتار، باب الإمامة: ۱/۵۲۶، ظفیر)

(۳) ولا بماء راکد وقع فیه نجس إلا إذا کان عشرۃ أذرع فی عشرۃ أذرع ولا ینحسر أرضه بالغرف فحکمه حکم الماء الجاری. (شرح الوقایة، کتاب الطهارۃ: ۱/۱۸۶۔ ظفیر)

وإن كان أعلى الحوض أقل من عشر وأسفله في عشر أو أكثر فوقعت نجاسة في أعلى الحوض وحكم بنجاسة الأعلى ثم انتقص الماء وانتهىٰ إلى موضع هو عشر في عشر فالأصح أنه يجوز التوضؤ به والاغتسال فيه الخ. (الفتاویٰ الهندية:۱/۱۹)

الماء الراكد إذا كان كثيراً فهو بمنزلة الجاري لايتنجس جميعه بوقوع النجاسة في طرف منه إلا أن يتغير لونه أو طعمه أو ريحه، وعلىٰ هذا نقل العلماء وبه أخذ عامة المشايخ. (الفتاویٰ الهندية :۱/۱۸)

(۲) مذکورہ بالا حوض جودہ دردہ ہے اگر اس میں ایسی نلکی لگی ہو جس سے برابر پانی کی آمد و رفت ہو تو ایسی صورت میں مذکورہ حوض کا پانی جاری پانی کے حکم میں ہوگا۔

وفي شرح المنية: يطهر الحوض بمجرد ما يدخل الماء من الأنبوب ويفيض من الحوض، هو المختار لعدم تيقن بقاء النجاسة فيه وصيرورته جارياً. (ردالمحتار:۱/۳۳۸)(۱)

كحوض صغير يدخله الماء من جانب ويخرج من آخر يجوز التوضي من كل الجوانب مطلقاً، به يفتىٰ (الدر المختار :۱/۳۳۸)(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد جنید عالم ندوی قاسمی، ۱۵/۷/۱۴۱۲ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ:۲/۹۳-۹۴)

حوض دہ دردہ میں نجاست کا گرنا:

سوال: اگر دہ دردہ حوض میں پانی کم ہوجانے کے بعد نجاست گر گئی اور پھر اس میں پانی بھر گیا تو کیا اس سے وضو کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

بعض فقہا کے نزدیک جائز ہے اور بعض نے ناجائز قرار دیا۔

شرح الصغير للمنية میں ہے:

حوض كبير فيه نجاسات فامتلأت قيل: هو نجس لتنجس الماء شيئاً فشيئاً، وقيل: ليس بنجس لكونه كبيراً وبه أي بعدم التنجس أخذ مشائخ بخارا، ذكره في الذخيرة، انتهىٰ

اور مجمع البرکات میں ہے:

حوض عشر في عشر قل ماءه فوقعت فيه نجاسة ثم دخل الماء حتى امتلأ الحوض ولم يخرج منه شيء لايجوز التوضي منه لأنه كلما دخل الماء يتنجس، كذا في كنز العباد، انتهىٰ

(مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحی اردو، ص ۱۸۱)

(۱-۲) الدر المختار متن ردالمحتار، باب المياه، مطلب لو ادخل الماء من أعلى الحوض الخ. انیس

دہ دردہ سے کم پانی میں نجاست پڑنے سے ناپاک ہوجاتا ہے:

سوال: مثلاً قصبہ گوردہ میں شدید خشک سالی کی وجہ سے تالاب وغیرہ خشک ہوگئے، دھوبیوں کو کپڑے دھونے کی سخت دشواری ہے، ایسی حالت میں ندی کے قریب انہوں نے پانچ پانچ گز جھیرا کھود کر کپڑے دھونا شروع کئے اور جس وقت کپڑے سفید ہوگئے تو وہاں پانی نکال ڈالا اور دوسرا پانی بھرلیا، پھر وہی کپڑے اس پانی میں پاک کرلئے، اس پانی میں ہر قسم کے کپڑے صاف ہوتے ہیں، اب دریافت طلب یہ بات ہے کہ یہ پانی پاک ہے یا نہیں اور اس طرح یہ کپڑے پاک ہوتے ہیں یا نہیں اور اس پانی کے دھلے ہوئے کپڑے سے جو نماز پڑھی ہے اس کا اعادہ کرنا ہوگا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

ٹھہرا ہوا قلیل پانی جو دہ دردہ سے کم ہو نجاست کے واقع ہوجانے سے ناپاک ہوجاتا ہے، نجس کپڑا اس میں پاک نہ ہوگا، اور اگر ناپاک کپڑا اس میں ڈال دیا جائیگا تو پانی نجس ہوجائیگا۔(۱) دوسرے ناپاک کپڑے اور خود وہ ناپاک کپڑا اس سے پاک نہ ہوگا۔(۲) پچھلی پڑھی ہوئی نمازیں جو اس پانی میں دھلے ہوئے کپڑوں سے پڑھی گئی ہیں، جب تک یقین کے ساتھ یہ ثابت نہ ہو کہ ناپاک کپڑا اس پانی میں ڈالا گیا ہے اور اس کے بعد ان نمازیوں کا کپڑا اس ناپاک پانی میں گرا ہے، اس وقت تک اعادہ ان پچھلی نمازوں کا لازم نہیں ہے، الغرض چوں کہ یہ تحقیق اور یقین دشوار ہے، اس لئے پچھلی نمازوں کا اعادہ ضروری نہیں ہے۔(۳) البتہ آئندہ کو احتیاط رکھنی چاہئے۔فقط واللہ اعلم (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۲ ۱۷۳،۱۷)

دہ دردہ سے کم حوض ہو اور بچہ پیشاب کردے:

سوال: جو حوض عشر فی عشر سے کم ہو اور عمق اس کا چار پانچ بالشت ہو اگر اس میں کوئی بچہ پیشاب کردے اور کوئی نجاست گر جائے تو وہ مذہب احناف میں پاک ہے یا نہ؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

موافق روایت عشر فی عشر کے، جو کہ مختار أصحاب متون، مرجح عند أهل الترجيح، کصاحب الهداية و قاضی خان وغیرہ ہے، حوض مذکور جو دہ دردہ سے کم ہے، نجاست کے واقع ہونے سے ناپاک ہوجاویگا اور

---

(۱) وكل ماء (قليل) وقعت النجاسة فيه لم يجز الوضوء به قليلاً كانت النجاسة أو كثيراً. (الهداية، باب الماء الخ: ۱/۴۱)

(۲) وبول انتضح كرؤس إبر الخ لكن لو وقع في ماء قليل نجسه في الأصح (در مختار) قال في الحلية: لو وقع هذا الثوب المنتضح عليه البول مثل رؤس الإبر في الماء القليل هل ينجس؟ ففي الخلاصة: الخ ينجس الخ المختار أنه ينجس إن كان أكثر من قدر الدرهم. (رد المحتار، باب الأنجاس: ۱/۲۹۷، ۲۹۸)

(۳) اليقين لا يزول بالشک. (الأشباه والنظائر، القاعدة الثالثة: ص۷۵)

عمق کا اعتبار نہیں ہے یعنی صرف گہرائی کا اعتبار نہیں۔ **كما في الدر المختار:**

إذ المعتمد عدم اعتبار العمق. (۱)

وفي ردالمحتار: ولا يخفىٰ أن المتأخرين الذين أفتوا بالعشر كصاحب الهداية وقاضي خان وغيرهما من أهل الترجيح هم أعلم بالمذهب منا فعلينا اتباعهم، الخ. (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۱۹۰، ۱۹۱)

ڈھکے ہوئے دہ دردہ حوض میں نجاست گر جائے تو کیا حکم ہے:

سوال: اگر حوض دہ دردہ لانبا چوڑا ہوئے اور اوپر چاروں طرف سے ڈھکا ہوا ہوئے اور بیچ میں تھوڑا سا کھلا ہوا ہو تو اس حوض کے پانی سے وضو درست ہے یا نہیں اور اگر ایسے حوض میں نجاست گر جائے تو وضو درست ہے یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــــــ

اس حوض کے پانی سے وضو درست ہے اور اگر چھت اس حوض کی، پانی سے ملی ہوئی نہیں ہے، تو نجاست کے گرنے سے پانی اس کا پلید نہ ہوگا اور وضو اس سے جائز ہے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۱۹۱)

شرعی حوض کب ناپاک ہوگا:

سوال: ہمارے یہاں ایک دہ دردہ حوض ہے اور اس حوض میں پانی کنویں سے آتا ہے، اب حوض میں جس کنویں کا پانی آتا ہے، ایک مردہ پھلا ہوا چوہا پایا گیا، تو کنویں کا پانی تین دن سے ناپاک شمار ہوگا، لیکن حوض کے پانی کے بارے میں اختلاف ہے، ایک مفتی صاحب شامی کی عبارت:

وكذا يجوز براكد كثير (كذلك) أي وقع فيه نجس لم ير أثره ولو في موضع وقوع المرئية، به يفتىٰ، بحر (درمختار) (قوله أي وقع فيه نجس الخ) شمل ما لو كان النجس غالباً ولذا قال في الخلاصة: الماء النجس إذا دخل الحوض الكبير لا ينجس الحوض وإن كان الماء النجس غالباً على ماء الحوض لأنه كلما اتصل الماء بالحوض صار ماء الحوض غالباً عليه، آه. (شامي: ۱/۱۷۶، باب المياه)

ایسے ہی فتاویٰ دارالعلوم کی عبارت:

سوال: حوض دہ دردہ میں پانی ایک ہاتھ یا اس سے زائد ہو اگر ایسی حالت میں ناپاک کنویں میں سے پانی نکال کر حوض کو بھر دیا جائے تو حوض پاک ہے یا ناپاک؟

---

(۱) الدر المختار علیٰ هامش رد المحتار، باب المياه، قبيل مبحث الماء المستعمل: ۱/۱۸۲۔
"العمق" کے بعد "وحده" کا لفظ بھی ہے۔ ظفیر

(۲) ردالمحتار، باب المياه، تحت قوله لكن في النهر الخ: ۱/۱۷۸، ظفیر

(۳) وكذا يجوز براكد كثير (كذلك) أي وقع فيه نجس لم ير أثره (در مختار) أي من طعم أولون أوريح. (ردالمحتار، باب المياه: ۱/۱۷۶)

الجواب: پاک رہے گا۔

اور ایسے ہی آپ کے فتاویٰ رحیمیہ میں بھی اسی قسم کے تالاب کے بارے میں مسئلہ ہے۔

الغرض ان مذکورہ عبارتوں سے ایک مفتی صاحب حوض کی طہارت کے قائل ہیں اور دوسرے مفتی صاحب عدم طہارت کے قائل ہیں۔لہذا آپ کی ذات ستودہ صفات سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ آپ جواب عنایت فرمائیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

حوض میں پانی نہ ہو، اگر ہوتو شرعی مقدار سے کم ہو، تو ناپاک کنویں کے پانی کے شامل ہونے سے حوض ناپاک شمار ہوگا اور اگر دہ دردہ حوض میں بقدر مقدار شرعی پانی موجود تھا اور اس کے بعد اس میں ناپاک پانی ملا ہے اور ناپاک پانی کے ملنے سے اوصاف ثلاثہ (رنگ، بو، مزہ) میں سے کوئی وصف نہ بدلا ہو تو وہ حوض پاک ہے،(۱) بلا تامل وضو درست ہے۔فقط واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ رحیمیہ: ۹۱/۸۔۹۲)

حوض کب ناپاک ہوگا، ناپاک حوض کے پانی سے استنجا کر کے نماز پڑھائی تو نماز صحیح ہوئی یا نہیں:

سوال: مسجد کے حوض کا پانی کسی جانور کے گر کر مرجانے اور سڑگل جانے کی وجہ سے نجس اور غلیظ ہوگیا اور ظہر سے قبل عام لوگوں کو یہ بات معلوم ہوگئی۔امام صاحب نے ظہر سے قبل اسی پانی سے استنجا کیا اور پھر پاک پانی سے وضو کر کے نماز پڑھائی، نماز کے بعد ایک شخص نے امام صاحب سے اس سلسلہ میں دریافت کیا انہوں نے اس پانی سے استنجا کرنے کا اعتراف کیا یہ نماز صحیح ہوئی یا اعادہ کرنا ہوگا، امام صاحب لاعلمی میں اس کے مرتکب ہوئے ہوں یا دیدہ و دانستہ اس پانی کا استعمال کیا ہو دونوں صورت نماز ہونے یا نہ ہونے کے متعلق جواب مرحمت فرمائیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

حوض کے اندر کوئی جانور گر کر مرگیا اور گل سڑ گیا اگر اس کے گل سڑ جانے سے پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا ہو تو حوض کا پانی ناپاک ہوجائے گا اور اگر پانی کے تینوں اوصاف میں سے کوئی بھی نہ بدلا ہو تو چونکہ حوض کا پانی ماء کثیر (یعنی زیادہ پانی) ہے اس لیے وہ ناپاک نہیں ہوگا۔

جب اس کا رنگ یا مزہ یا بو بدل گیا تو پانی ناپاک ہوگا۔اس سے وضو یا غسل کرنا یا استنجا کرنا صحیح نہیں ہے، اگر کیا جائے تو طہارت حاصل نہیں ہوگی۔لہذا اگر اس ناپاک پانی سے استنجا کرنے کے بعد (چاہے وہ استنجا دیدہ ودانستہ کیا ہو یا عدم واقفیت کی وجہ سے کیا ہو) وضو کر کے نماز پڑھائی ہو تو نماز نہ ہوگی اور اس نماز کا اعادہ ضروری ہوگا، مقتدی بھی اعادہ کرلیں۔فقط واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ رحیمیہ: ۲۷۷/۴۔۲۷۸)

(۱) عن أبي أمامة الباهليؓ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن الماء لا ينجسه شيء إلا ما غلب على ريحه وطعمه ولونه. (ابن ماجة، باب الحياض (۵۲۰)/ابن خزيمة (۹۱)/ابن حبان (۱۲۴۱)/مستدرک حاکم (۵۶۵)/شرح معاني الآثار: ۱۶/۱ /سنن کبری نسائی (۴۹)) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رنگ و بو و مزہ میں سے کوئی ایک وصف کے بدلنے کی صورت میں پانی ناپاک ہوگا۔انیس

جس حوض کے کھودتے وقت بوسیدہ ہڈی کا شک ہو تو کیا کیا جائے:

سوال: دریں دیار چاٹگام مسجدے است، قریب از مدت دوصد وشصت وپنج سال بنام جامع مسجد جاری است، ودر اطراف صحن آں مسجد دیوارے سنگین پختہ است، گاہ گاہ چوں مصلیان در مسجد نگنجند در صحن ہم صف کنند، چند سال شد مسلمانان نصف صحن را از فرش سنگین وسقف پختہ شامل ساختہ اند ومصلیان بآسانی نماز می گذارند، ودر جانبِ جنوب آں صحن حوضے کلاں ساختہ اند، بوقتِ کندیدن درتہہ آں قدرے خاک ممیّز از جنس خاک یافتہ شد، بعضے گفتند استخواں رمیمہ است، بالآخر آں خاک بجائے دیگر در زیر خاک نہادہ شد، آیا دریں حوض وضو کردن درست است یا نہ، وبر کسے کہ چنیں کار عظیم برائے تائید دین کردہ است طعن وتشنیع کردن بحقارت نظر کردن شرعاً چہ حکم دارد؟ (جس حوض کے کھودتے وقت کچھ ایسی مٹی نکلے جس میں ہڈی کا شبہ ہو تو اس حوض سے وضو درست ہے یا نہیں؟ ظفیر) (۱)

الجواب

وضو کردن ازاں حوض...... جائز است، واگر ثابت شود کہ آں خاک خاکِ عظام رمیمہ است تاہم بنا حوض دراں جا صحیح است وقبرستان موقوفہ بودن آں ازیں قدر ثابت نمی شود وبدظنی کردن بر مسلم بانی حوض حرام وناجائز است وفعل برّ وخیر مسلمے را محمول بر ریاء وسمعہ کردن از سوءِ ظن بہ مسلم است کہ از نصوص قطعیہ حرام است۔

قال اللّٰہ تعالیٰ: ”یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْراً مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ“. (۲)

وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام: إنما الأعمال بالنیات وإنما لکل امرء مانویٰ“ الخ. (۳)

قال فی الدر المختار: کما جاز زرعہ والبناء علیہ إذا بلی وصار تراباً، زیلعی. (۴) فقط

(اس حوض سے وضو درست ہے۔ ظفیر) (۵) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱۸۹/۱ و ۱۹۰)

---

(۱) خلاصۂ سوال: چاٹگام کے علاقے میں ایک مسجد ہے، تقریباً دوسو پینسٹھ سال کی مدت سے جامع مسجد کے نام سے جاری ہے اور اس مسجد کی صحن کے اطراف میں ایک پتھر کی پختہ دیوار ہے، کبھی کبھی جب نمازی مسجد میں نہیں پورے ہو پاتے ہیں تو صحن میں بھی صف لگاتے ہیں، چند سال ہوئے مسلمانوں نے آدھے صحن کو پتھریلی فرش اور پختہ چھت بنادیا ہے، جہاں نمازی سہولت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں اور اس صحن کے جنوب میں ایک بڑا حوض تیار کئے ہیں، حوض کی کھدائی کے وقت اس کی تہہ میں تھوڑی سی مٹی عام مٹی سے علیحدہ اور ممتاز پائی گئی، کچھ لوگوں کا کہنا ہوا کہ یہ بوسیدہ ہڈی ہے، آخر کار اس مٹی کو دوسری جگہ زیر زمین رکھ دی گئی، اب سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں اس حوض سے وضو کرنا درست ہے یا نہیں؟ اور جس شخص نے یہ عظیم کام تائید دین کے واسطے انجام دیا ہے، اس کو طعن وتشنیع کرنا اور حقارت کی نظر سے اس کو دیکھنا شرعاً کیسا ہے؟ انیس

(۲) سورۃ الحجرات: ع۲۔ ظفیر

(۳) مشکوٰۃ المصابیح، قبیل کتاب الإیمان. ظفیر

(۴) الدر المختار علیٰ ہامش رد المحتار، باب صلوٰۃ الجنائز: ج ۱ ص ۸۴۰. ظفیر

(۵) خلاصۂ جواب: اس حوض سے وضو کرنا درست ہے، اور اگر یہ ثابت بھی ہوجائے کہ وہ مٹی بوسیدہ ہڈی ہی والی مٹی ہے تو بھی اس جگہ حوض بنانا صحیح ہے اور صرف اتنی بات سے اس جگہ کا موقوفہ قبرستان ہونا ثابت نہیں ہوتا ہے،
==

جس پائپ سے پانی آئے اگر اسی سے حوض کا پانی نکالا جائے تو کیا حکم ہے:

سوال: اگر کسی وضو کے حوض کو بھرنے کے لئے ایک لوہے کا پائپ رہٹ سے لیکر حوض تک زمین میں دبا دیا جائے اور جب اس حوض کے پانی کو خارج کرنا مطلوب ہو تو اسی پائپ کے ذریعہ سے خارج کیا جائے جو حوض میں وضو کے بعد بچا ہو تو اس میں کوئی شرعی عیب تو نہیں، یعنی کراہت تو عائد نہیں ہوتی؟

الجواب

وہ پانی پاک ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم:۱/۱۸۹)

کیا ٹنکی سے آنے والا پانی ''ماءِ جاری'' کے حکم میں ہے:

سوال: آج کل پائپ سسٹم میں یہ رواج ہے کہ مکان کی چھت پر پانی کی ایک ٹنکی ہوتی ہے اور ہینڈ پمپ کے ذریعہ نیچے سے اس میں پانی جمع کر لیا جاتا ہے۔ اس ٹنکی سے تمام مکان میں پانی پہنچایا جاتا ہے، تو اگر اوپر سے پانی ٹنکی میں ڈالا جارہا ہو اور نیچے سے پائپ کے ذریعہ پانی نکل رہا ہو تو کیا یہ پانی ''ماء جاری'' ہوگا یا نہیں؟

(۲) اور اگر ایسی ٹنکی میں نجاست اس وقت گرے جبکہ پانی ٹھہرا ہوا ہو، کسی ایک جانب سے یا دونوں جانبوں سے پانی نہ نکل رہا ہو تو کیا جس وقت پانی جاری ہوگا اس وقت وہ ٹنکی پاک ہو جائے گی یا نہیں؟

الجواب

(۱) قال فی منیة المصلی :عن أبی یوسفؒ ماء الحمام بمنزلة الماء الجاری ...، (واختلف المتأخرون فی بیان هذاالقول،قال بعضهم:مراده حالة مخصوصة وهوإذاكان الماء یجری من الأنبوب إلیٰ حوض الحمام والناس یغترفون منه غرفاًمتداركاً،وقال تحته العلامة الحلبی نقلاً عن فتاویٰ قاضی خان:وإن كان الناس یغترفون من الحوض بقصاعهم ولایدخل من

== اور حوض کے بنانے والے مسلمان پر بدگمانی کرنا ناجائز وحرام ہے، اور کسی مسلمان کے نیک کام کو شہرت وریاکاری پر محمول کرنا اس مسلمان پر بدگمانی ہی کرنا ہے جو کہ قطعی نصوص سے حرام ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ حجرات میں فرمایا ہے کہ: اے ایمان والو! بہت بدگمانی سے بچو، کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ: سارے اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جو وہ نیت کرے، جیسا کہ مشکوٰۃ میں مذکور ہے، اور صاحب درمختار نے جنازے کے بیان میں لکھا ہے کہ جب قبرستان کی قبریں پرانی اور بوسیدہ ہو جائیں اور مٹی ہو جائیں تو اس میں کھیتی کرنا اور اس پر مکان بنانا جائز ہے، اسی طرح یہاں بھی حوض بنانا جائز ہے اور اس حوض سے وضو وغیرہ کرنا بھی جائز ہوگا، واللہ اعلم۔ انیس

(۱) حوض کا بچا ہوا پانی پاک ہے، اس لئے کہ اگر وہ حوض دہ در دہ نہ ہو، تو بھی ماء مستعمل کے تھوڑا بہت گرنے سے ناپاک نہیں ہوا۔

كماء مستعمل فبالأجزاء فإن المطلق أكثر من النصف جاز التطهیر بالكل.(الدر المختار علیٰ هامش ردالمحتار،باب المیاه:۱/۱۶۸،ظفیر)

الأنبوب ماء أوعلى العكس اختلفوا فيه،وأكثرهم علىٰ أنه يتنجس ماء الحوض. وإن كا ن الناس يغترفون بقصاعهم ويدخل الماء من الأنبوب اختلفوا فيه وأكثرهم علىٰ أنه لا يتنجس،انتهىٰ،فهذا هو الذى ينبغى أن يعتمد عليه. (كبيرى شرح منية: ص ۱۰۰)(۱)

وقال العلامة طاهر البخاريؒ:وفى الفتاوىٰ:وحوض الماء إذا اغترف رجل منه وبيده نجاسة وكان الماء يدخل من أنبوبه فى الحوض والناس يغترفون من الحوض غرفاً متداركاً لم يتنجس. (۲)

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ وہ حوض صغیر جس کے ایک جانب سے پائپ کے ذریعہ پانی آ رہا ہو اور دوسری جانب سے اس میں سے پانی بھر رہے ہوں تو ''ماء جاری'' کے حکم میں ہے۔آجکل جو ٹنکیوں کی صورت مروج ہے وہ بھی بظاہر اس میں داخل ہے۔مگر اس پر یہ شبہ ہوسکتا ہے کہ علامہ شامیؒ نے اس حکم کو اس صورت میں خاص کیا ہے کہ جیسے پانی اوپر کی طرف سے نکالا جا رہا ہو۔اور اگر نیچے سے کسی سوراخ وغیرہ کے ذریعہ سے پانی نکل رہا ہو جیسا کہ مروجہ چھت کی ٹنکیوں سے بذریعہ پائپ نکلتا ہے تو اس صورت میں یہ حکم نہ ہوگا۔

اس کا جواب میرے خیال میں یہ ہے کہ علامہ شامیؒ نے یہ حکم حوض کے بارے میں بیان فرمایا(۳) اور اس کی تلی میں اگر سوراخ ہو تو یقیناً وہ اس حکم میں نہوگا، کیونکہ اس وقت حوض سے پانی کا خروج نہایت سست رفتار سے اور بہت کم ہوگا۔بخلاف اس صورت کے کہ ٹنکی سے پانی پوری قوت وشدت کے ساتھ نیچے بہتا ہو، ان دونوں میں فرق ہوگیا(۴) واللہ سبحانہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ،۱۳۸۰/۵/۸(۵) الجواب صحیح ، بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ۔(فتاویٰ عثمانی: ج۱/۳۶۰و۳۶۱)

جاری حوض کا پانی پاک ہے:

سوال: ہمارے قصبہ میں ایک چشمہ گرم مثل کنویں کے ہے جو بہت گہرا ہے لیکن پانی اوپر تک رہتا ہے اس کے گرد تین پختہ حوض بنے ہوئے ہیں جو کہ دہ در دہ سے کم ہیں اوران تینوں حوضوں میں اصلی چشمہ سے بذریعہ موری جو کہ رات دن جاری رہتی ہے پانی آتا رہتا ہے اوران تینوں حوضوں سے بھی بذریعہ دوسرے موریوں کے ہروقت پانی باہر نکلتا رہتا ہے ان حوضوں میں ہر وقت تقریباً ایک گز گہرا پانی رہتا ہے اور لمبائی چوڑائی ہر ایک حوض کی مختلف ہے مگر چھوٹا

---

(۱) غنية المستملي: ص ۱۰۲ و ۱۰۳ ،طبع سهيل اكيڈمی،لاهور

(۲) خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۵،طبع أمجد أكيڈمی،لاهور ،ومثله فى الدر المختار على صدر ردالمحتار :۱/۹۰۔

(۳) شامی، مطلب لودخل الماء من أعلىٰ الحوض وخرج من أسفله فليس بجارٍ: ج۱ص۱۹۰۔

(۴) تفصیل کے لئے ''خير الكلام فى حوض الحمام'' مصنفہ حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ کا مطالعہ فرمائیں۔

(۵) یہ فتویٰ حضرت والا دامت برکاتہم کی تمرین افتا (درجہ تخصص) کی کاپی سے لیا گیا ہے۔

حوض تقریباً چار گز چوڑا اور پانچ گز لمبا ہے ان تینوں حوضوں کا پانی نہانے اور پینے کے قابل ہے یا نہیں؟

الجواب ______________________

ان حوضوں کا پانی پاک ہے اور جاری پانی کے حکم میں ہے اور نہانے اور پینے کے قابل ہے۔(۱) فقط

(فتاویٰ دار العلوم: ۱/۱۹۱، ۱۹۲)

حوض بھر کر بہہ جاوے تو کیا حکم ہے:

سوال: ایک حوض جس کا عمق بقدر آدمی ہے اور وہ دہ در دہ سے ایک فٹ کم ہے اور نلکا اس پر لگا ہوا ہے، دو وقت اس میں پانی پڑتا ہے اور بھر کر جاری ہو جاتا ہے۔ اگر یہ حوض ناپاک ہو جاوے تو نلکا کا پانی پڑنے کی وجہ سے اگر جاری ہو جائے تو شرعاً وہ پاک ہو جائے گی یا نہیں؟

الجواب ______________________

وہ حوض جاری ہونے سے پاک ہو جاوے گا۔(۲) (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۶۷)

ایک بڑے حوض سے ایک چھوٹا حوض نکالا جائے تو کیا چھوٹے حوض سے وضو کرنا جائز ہے:

سوال: قصبہ گودھرے میں گنج شہداء کی مسجد میں حوض کبیر سے ایک حوض صغیر بطور شاخ نکالا ہے، صغیر کا پانی کبیر سے متصل ہے، تو اس صغیر میں کوئی شخص وضو کرے تو اس کا وضو درست ہوگا؟ بینوا توجروا۔

الجواب ______________ وفیہ الصواب

صورت مسئولہ میں اس صغیر حوض میں وضو جائز نہیں ہے، صغیر حوض میں جو شخص وضو کر کے، نماز پڑھے گا، نادرست ہوگی۔ کما فی فتاویٰ خوارزمة الروایات لمولانا القاضی چکن مولانا إلی الخانیة ورق ۱۷ غیر مطبع(۳):

حوض کبیر ینشعب منه حوض صغیر فتوضأ إنسان فی الحوض الصغیر لایجوز وإن کان ماء الحوض الصغیر متصلاً ماء الحوض الکبیر وهکذا فی مجموع الفتاویٰ للشیخ الأجل طاهر ابن

---

(۱) وألحقوا بالجاری حوض الحمام لو الماء نازلاً والغرف متدارک کحوض صغیر یدخله الماء من جانب ویخرج من آخر یجوز الوضوء من کل الجانب مطلقاً، به یفتیٰ (در مختار) أی سواء کان أربعاً فی أربع أو أکثر، الخ. (ردالمحتار، باب المیاه: ۱/۱۷۵، ظفیر)

(۲) ثم المختار طهارة المتنجس بمجرد جریانه، وکذا البئر وحوض الحمام (درمختار) (قوله: بمجرد جریانه) أی بأن یدخل من جانب ویخرج من آخر حال دخوله وإن قل الخارج (بحر) الخ ولایلزم أن یکون الحوض ممتلئاً فی أول وقت الدخول، لأنه إذا کان ناقصاً فدخله الماء حتی امتلأ وخرج بعضه طهر أیضاً کما لو کان ابتداءً ممتلئاً ماءً نجسًا. (ردالمحتار، باب المیاه، قبیل مطلب یطهر الحوض بمجرد الجریان: ۱/۱۸۰، ظفیر)

(۳) مولانا قاضی چکن گجراتی (م: ۸۴۲ھ) کی کتاب کا نام ''خزانة الروایات'' ہے، فتاویٰ خوارزمة الروایات کی تحقیق نہیں ہو پائی ہے۔ انیس

عبد الرشید البخاری صفحة ۵:"النهر الذی هو متصل بالحوض فکان ابتداء الحوض و لایدخل ماء النهر فتوضأ إنسان فیه إن کان النهر قدر ذراعین و نصف لایجوز ولایجعل تبعاً للحوض وإن کان أقل یجوز ویجعل تبعاً للحوض وقیل لایجوز ولایجعل تبعاً للحوض وإن کان قد ذراع"، والله أعلم بالصواب.

کلام اس میں ہے کہ شاخ منقسمہ میں وضو جائز ہے یا نہیں، عنایت فرما کر اگر ممکن ہو تو کوئی عبارت تائید عبارت میں بڑھائیں، تاکہ کامل تائید ہوجائے۔

الجواب ــــــــــــــ من جامع إمداد الأحکام

فاضل مجیب نے جو عبارت نقل فرمائی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ دو حوض علیحدہ علیحدہ ہوں اور حوض کبیر سے بواسطہ کسی منفذ یا نالی کے حوض صغیر میں پانی بھرا گیا ہو، تو اس صورت میں حوض صغیر سے وضو جائز نہیں اور قرینہ اس مراد کا لفظ "ینشعب" عبارت اولیٰ میں اور لفظ "النهر الذی هو متصل بالحوض الخ" عبارت ثانیہ میں ہے کہ اس جگہ نہر سے مراد وہ نالی ہے، جس سے حوض کو بھرا جاتا ہے، اور صورت مسئولہ میں انشعاب حوض صغیر من الکبیر نہیں ہے بلکہ حقیقت میں وہ ایک ہی حوض ہے، جس کا ایک حصہ عرضاً وطولاً عشر فی عشر ہے اور ایک حصہ عرض میں کم اور طول میں حصہ عریضہ کے ساتھ مل کر عشر فی عشر ہے، پس صورت مسئولہ میں اس حوض کے ہر جانب میں وضو درست ہے اور وقوع نجاست سے کوئی حصہ ناپاک نہ ہوگا۔

قال فی الدر(المختار): ولو له طول لاعرض ولکنه یبلغ عشرًا فی عشر (کأن یکون طوله خمسین ذراعاً وعرضه ذراعین مثلاً، شامی) جاز تیسیرًا، قال فی ردالمحتار: أی جاز الوضوء منه بناءً علٰی نجاسة الماء المستعمل أوالمراد جاز وإن وقعت فیه نجاسة وهذا أحد قولین وهو المختار کما فی الدرر وعن عیون المذهب والظهیریة وصححه فی المحیط و الاختیار وغیرهما واختارفی الفتح القول الأخر وصححه تلمیذه الشیخ قاسم لأن مدار الکثرة علٰی عدم خلوص النجاسة إلی جانب الآخر ولاشک فی غلبة الخلوص من جهة العرض ومثله لو کان له عمق بلاسعة أی بلا عرض ولاطول لأن الاستعمال من السطح لامن العمق، وأجاب فی البحر: بأن هذا وإن کان الأوجه إلا أنهم وسعوا الأمر علی الناس وقالوا بالضم کما أشارإلیه فی التجنیس بقوله تیسیرًا علی المسلمین آه وعلیه بعضهم بأن اعتبار الطول لاینجسه اعتبار العرض ینجسه فیبقی طاهراً علی الأصل للشک فی تنجیسه، آه. (ص:۱۹۹ ج/۱) واللہ اعلم

۱۶ر شوال ۱۳۴۱ھ۔ (امداد الاحکام جلد اول ص ۳۷۶ تا ۳۷۸)

ہندوستانی مسجد کے حوض سے وضو:

سوال: ہندوستانی مسجد بھیونڈی کا حوض جو کہ دہ دردہ ہے، اس کے اندرونی حصہ میں دوفٹ کے فاصلے سے جالی لگی ہوئی ہے، جالی کے اوپر ایک فٹ چوڑی پھولوں کی کیاری ہے اس کی سطح پانی کے اندر چار انچ ڈوبی ہوئی ہے۔ایک صاحب کہتے ہیں کہ پانی ہلتا نہیں اس لئے اس میں وضو نہیں کرنا چاہئے۔قائل کا قول صحیح ہے یا غلط؟

کیاری کی سطح جو ڈوبی ہوئی ہے اسے تڑوادیں یا باقی رکھیں؟ آپ اور دیگر علمائے دیوبند مناظرہ کے وقت دیکھ چکے ہیں۔لہٰذا مفصل جواب سے نوازیں۔

الجواب ــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

کیاری کی سطح جو ڈوبی ہوئی ہے اس کو توڑنے کی ضرورت نہیں، موجودہ صورت میں بھی وضو بلا تکلف درست ہے، پانی کے ہلنے نہ ہلنے کا شبہ نہ کریں (۱) کسی اور مصلحت سے کیاری کی ڈوبی ہوئی سطح کو توڑنا چاہیں تو اختیار ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۲/۲/۹۴ھ۔(فتاویٰ محمودیہ: ۱۷۳/۵)

حوض میں کلی، مسواک اور پیر کو دھونا:

سوال: مسجد کے اندر حوض پر وضو کرتے وقت دانتوں کو مسواک کی لکڑی سے صاف کرنے کے بعد اسی مسواک کی لکڑی کو پانی کے اندر ہی حوض میں ڈبو کر دھونا، کلی کرتے وقت بجائے نالی کے، حوض کے پانی میں ہی کلی کرنا، پیر دھوتے وقت دونوں پاؤں کو حوض کے اندر ہی پانی میں ڈبو کر دھونا، یہ تینوں باتیں کہاں تک درست ہیں، پانی میں خرابی ہوگی یا پاک رہے گا؟

الجواب ــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

وہ حوض جو دہ دردہ ہے وہ ان چیزوں سے ناپاک نہیں ہوگا، لیکن ادب اور سلیقہ یہ ہے کہ کلی حوض میں نہ کی جائے بلکہ نالی میں کی جائے، مسواک کی لکڑی بھی نالی میں دھوئی جائے حوض میں نہ ڈبوئی جائے، پیر بھی اس طرح دھوئے جائیں کہ پانی نالی میں گرے اور حوض میں ان کا پانی نہ گرے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔حررہ العبد محمود عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۵/۹/۸۵ھ، الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۵/۹/۸۵ھ۔(فتاویٰ محمودیہ: ۱۷۳/۵)

مسجد کے حوض میں مسواک ڈبونا:

سوال: ایک جامع مسجد ہے اور مسجد کے احاطہ میں ایک حوض ہے جس کی طول عرض.....ہے، نمازی اس میں وضو

---

(۱) جب مقدار حوض دہ دردہ ہے تو ماء کثیر کے حکم میں ہے، لہٰذا پانی کے ہلنے یا نہ ہلنے سے پانی کی طہارت پر کچھ اثر نہیں پڑے گا۔

(۲) ومن منهياته ...... إلقاء النخامة والامتخاط في الماء. (الدر المختار: ۱۳۳/۱، مطلب في الإسراف في الوضوء، سعيد)

کرتے وقت مسواک ڈبوتے ہیں جس سے لوگوں کو کراہت معلوم ہوتی ہے ایسا کرنا کیسا ہے؟

هو المصوب ــــــــــــــــــــــــــــ

حوض کے دہ در دہ ہونے کی وجہ سے مندرجہ صورت میں وضو پر کوئی قباحت نہیں لازم آئے گی، البتہ نظافت کے پیش نظر مسواک کو حوض میں ڈبونے سے احتیاط لازم ہے تاکہ دوسروں کو کراہت نہ ہو۔(۱)

تحریر: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۱/۲۲۸)

بندر یا لنگورا گر چھوٹے حوض یا گھڑے میں منہ ڈال دیں تو کیا حکم ہے:

سوال: ہمارے یہاں کی مسجد میں جو حوض چھوٹا سا بنا ہوا ہے اور گھڑے وغیرہ پانی کے رکھے ہوئے ہیں ان میں بندر اور لنگورا کثر منہ ڈال کر پانی پی جاتے ہیں، دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس حوض اور گھڑوں کے پانی سے وضو کرنا درست ہے یا نہیں اور اس پانی کو پیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

عالمگیری میں ہے: **فذوالناب من سباع الوحش مثل الأسد والذئب والضبع والنمر والفهد والثعلب والسنور البرى والسنجاب والسمور والدلق والذب والقرد.**

یعنی بندر اور لنگور سباع بہائم سے ہیں اور سباع بہائم کا جوٹھا پانی نجس ہے، جیسا کہ تمام کتب فقہ میں ہے:

''وسؤر الكلب والخنزير وسباع البهائم نجس''.(۲)

اس لیے بندر اور لنگور کا جوٹھا پانی نجس ہوگا۔

پس اگر بندر لوٹے یا گھڑے یا مٹکے یا چھوٹے حوض کے پانی میں منہ ڈال دے اور اس کا پانی پی لے تو ان ظروف کا پانی نجس ہو جاتا ہے، اس کا پانی پینا اور اس سے وضو کرنا درست نہیں اور نہ اس وضو سے نماز درست ہوتی ہے۔

بندر اور لنگور کے جوٹھے کا قیاس بلی کے جوٹھے پر کرنا درست نہیں، اس لیے کہ بندر گھروں میں بلی کی طرح نہیں پھرتا ہے۔ (فتاویٰ فرنگی محل موسوم بہ فتاویٰ قادریہ: ص ۱۴۲)

کتا حوض میں گر گیا تو کیا حوض ناپاک ہو گیا:

سوال: مسجد کے حوض میں اگر کتا گر جائے اور گرتے ہی فوراً زندہ نکل آئے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اسی طرح اس حوض کے پانی پینے کا کیا حکم ہے؟ عوام کو سمجھانے کے بعد بھی استفتا لکھنے پر مجبور کرتے ہیں، چنانچہ روشنی ڈالیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

جس حوض کی لمبائی دس گز شرعی گز کے مطابق ہو اس میں اگر کتا گر جائے تو اس پر ناپاکی کا حکم نہیں لگایا جائے گا،

---

(۱) الدر المختار:۱/۱۳۳،مطلب في الإسراف في الوضوء،انیس

(۲) الدرالمختار علىٰ هامش ردالمحتار، فصل في البئر، مطلب في السؤر:۱/۲۰۵۔۲۰۶،بیروت،انیس

لیکن عوام میں چہ میگوئیاں ہوتی ہی ہیں اس لئے حوض کو خالی کر کے صاف کر دیا جائے تو پھر سکون ہو جائے گا۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ:۱۷۴/۵)

حوض میں غسل جنابت وغیرہ اور کتا یا خنزیر کے گر کر مر جانے کا حکم:

سوال: حوض کے اندر غسل جنابت یا حیض ونفاس درست ہے یا نہیں اور اگر حوض میں خنزیر یا کتا گر کر ما جائے تو پانی اس کا پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب

دہ دردہ حوض کے اندر یہ سب امور درست ہیں۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم:۱۷۳/۱)

آدمی حوض میں گر کر مر جائے تو کیا حکم ہے:

سوال: مسجد کی حوض میں مصلی گر کر مر گیا ہے، سر میں چوٹ لگنے کی وجہ سے خون نکلتا تھا، شاید پیشاب پاخانہ بھی ہو گیا ہو، مگر پانی میں کوئی اثر نمایاں نہیں ہوا تو حوض پاک ہے یا ناپاک؟ بعض کہتے ہیں کہ آدمی حوض میں مرا، اس لیے پانی ناپاک ہے اور سب پانی نکالنا ضروری ہے۔

الجواب

آدمی کے پانی میں گر کر مر جانے سے پانی ناپاک ہوتا ہے یہ حکم کنویں کا ہے۔ جو دہ دردہ اور ماء جاری کے حکم میں نہ ہو یہ تو حوض ہے اور حوض دہ دردہ ہوتا ہے اور یہ ماء جاری کے حکم میں ہے۔ ایسے حوض میں آدمی کے گرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا، پاک رہتا ہے۔ حدیث میں ہے:

”إن الماء طهور لاينجسه شيء“. (مشکوٰۃ شریف:ص۵۱/ ترمذی، أبو داؤد، نسائی)

ترجمہ: بیشک پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔(تاوقتیکہ اس کے اوصاف ثلاثہ (رنگ، بو، مزہ) میں سے کوئی وصف نہ بدل جائے۔

اور مالا بدمنہ میں ہے:

آب جاری وآب کثیر از افتادن نجاست دراں نجس نشود مگر وقتیکہ از نجاست رنگ یا بو یا مزہ دراں ظاہر شود۔(ص:۲۱)

ترجمہ: جاری پانی وکثیر پانی نجاست کے گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔ تاوقتیکہ اس کے اوصاف ثلاثہ میں سے کسی وصف میں ناپاکی کا اثر ظاہر نہ ہو جائے۔

---

(۱) قيد بالموت، لأنه لو أخرج حياً وليس بنجس العين ولابه حدث وخبث، لم ينزح شيء إلا أن يدخل فمه الماء، فيعتبر بسوره الخ. (الدر المختار:۲۱۳/۱، فصل فی البئر، سعید)

(۲) وكذا يجوز براكد كثير كذالک أی وقع فيه نجس لم ير أثره الخ وأنت خبير بأن اعتبار العشر أضبط ولا سيما فی حق من لارأی له من العوام فلذا أفتىٰ به المتأخرون الأعلام. (الدر المختار علىٰ رد المحتار، باب المياه:۱۷۶/۱، ۱۷۷، ظفیر)

خلاصہ یہ ہے کہ جب پانی میں ناپاکی کا اثر نمایاں نہیں، رنگ و بو اور مزہ میں فرق نہ ہوا تو شک وشبہ کی کیا ضرورت ہے۔ مذاہب اربعہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی متفق ہیں کہ مذکورہ حوض پاک ہے نجس کا کوئی قائل نہیں۔ (**رحمة الأمة فی اختلاف الأئمة**: ص ٦)

لہذا حوض کو ناپاک سمجھنا غلط اور بلا دلیل ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔ (فتاویٰ رحیمیہ: ۱۰/۳-۱۱)

غسل کرنے والے کی چھینٹ اگر حوض میں پڑے تو کیا حکم ہے:

سوال: اگر کوئی شخص حوض مسجد کے قریب غسل کرے اور چھینٹ غسل کی، حوض میں پڑے تو پانی حوض کا ناپاک ہوگا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

حوض کا پانی پاک ہے اس میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ (۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۳٦۵/۱)

چھوٹے حوض میں پاک آدمی کا داخل ہونا:

سوال: ایک حوض دو گز چوڑا ڈھائی گز لمبا ہے اس میں زید نے غسل کر لیا، ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے، تو یہ حوض ناپاک ہوا یا نہیں جبکہ آدمی پاک ہو؟

الجواب ــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

اگر زید باوضو تھا اور اس نے صرف ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کیا اور تازہ وضو کی نیت نہ تھی تو یہ پانی پاک ہے بلکہ مستعمل بھی نہیں ہوا لہذا اس سے وضو کرنا درست ہے۔ البتہ اگر پہلے باوضو نہ تھا یا وضو ہونے کے باوجود تازہ وضو کی نیت کی ہو تو یہ پانی مستعمل ہو گیا جو پاک ہے مگر اس سے وضو اور غسل صحیح نہیں اور پینا مکروہ تنزیہی ہے۔

لقربة أو رفع حدث، وفی الشرح: ولو مع قربة كوضوء محدث ولو للتبرد فلو توضأ متوضئ لتبرد أو تعليم أو لطين بيده لم يصر مستعملاً اتفاقاً، وقال فی شرح قول الماتن: أو إسقاط فرض هو الأصل فی الاستعمال كما نبه عليه الكمال بأن يغسل بعض أعضائه أو يدخل يده أو رجله فی جب لغير اغتراف ونحوه فإنه يصير مستعملاً لسقوط الفرض اتفاقاً، وفی الحاشية: (قوله: بأن يغسل): أی المحدث أو الجنب بعض أعضائه التی يجب غسلها احترازاً عن غسل المحدث نحو الفخذ. (ردالمحتار: ۱۶۷/۱) فقط والله تعالىٰ اعلم

۳/ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ ہجری (احسن الفتاویٰ: ۴۵/۲-۴٦)

---

(۱) **وبماء استعمل لأجل قربة الخ إذا انفصل عن عضو وإن لم يستقر الخ وهو طاهر ولو من جنب وهو الظاهر. (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب المياه: ۱۸۵/۱، ظفیر)**

غیر مسلم کے حوض میں اترنے سے پانی پاک رہے گا یا نہیں:

سوال: ہماری جامع مسجد میں ہندو بڑہی کا آلہ گر گیا، اسے لینے کے لیے وہ بڑہی خود حوض میں اترا تو وہ پانی پاک ہے یا ناپاک؟ حوض پانی سے بھرا ہوا ہے۔

الجواب

دہ دردہ حوض کا پانی ماء جاری کے حکم میں ہے، اس لیے پانی میں جب تک ناپاکی کا اثر محسوس نہ ہو وہ پاک ہے اگر نجاست کے گرنے سے پانی کے رنگ یا بو یا مزہ میں فرق نہ آئے تو حوض کا پانی ناپاک شمار نہیں ہوگا، لہذا صورت مسئولہ میں حوض کا پانی پاک ہے شک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔(۱) فقط واللہ اعلم بالصواب۔ (فتاویٰ رحیمیہ: ۱/۱۲۶، ۱۲۷)

مچھلی کی بیٹ سے حوض ناپاک نہیں ہوتا:

سوال: **إذا وقع فی الحوض الکبیر خرء السمک علیٰ کثرة فیجوز التوضی به أم لا؟ وهل یتنجس منه الثیاب والماء أم لا؟**

(مچھلی کی بیٹ جس پانی میں بکثرت پڑتی ہو اس سے وضو جائز ہے یا نہیں اور وہ پانی پاک ہے یا نہیں؟ ظفیر)

الجواب

لایتنجس منه الماء والثوب ویجوز التوضی بالماء الذی وقع فیه.

(پانی پاک ہے اور وضو جائز ہے، ظفیر)(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۱۷۹)

حوض میں گندا ہاتھ ڈالنا:

سوال: ہمارے یہاں ایک حوض ہے جس میں بیک وقت ڈیڑھ ہزار لیٹر پانی آتا ہے، اس حوض میں غیر مسلم بھی ہاتھ ڈالتے ہیں اور رفع حاجت کے لیے پانی استعمال کرتے ہیں ہمیں اس حوض سے وضو کرتے ہوئے کراہت ہوتی ہے کیوں کہ غیر مسلم استنجے والا ہاتھ بغیر دھوئے اس حوض میں ڈال دیتے ہیں ایسے پانی سے وضو کرنا کیسا ہے؟

ھو المصوب

اگر حوض چھوٹا ہے تو اس میں ناپاک ہاتھ ڈال دینے سے وضو اور غسل نہیں ہوگا۔(۳) ایسے حوض سے وضو نہیں کرنا چاہئے، کیوں کہ نجاست سے ملوث ہاتھ ڈالنے سے پانی نجس ہو جائے گا۔

تحریر: ظفر عالم ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۱/۲۶۶)

---

(۱) الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار، باب المیاه: ۱/۱۶۷، ۱۷۷، انیس

(۲) ویجوز رفع الحدث بما ذکر وإن مات فیه أی فی الماء ولو قلیلاً غیر دموی الخ ومائی مولد، الخ، کسمک. (الدر المختار علیٰ هامش رد المحتار، باب المیاه: ۱/۱۷۰، ظفیر)

(۳) ”لایبولن أحدکم فی الماء الدائم ولایغتسل فیه من الجنابة“. (سنن أبی داؤد، کتاب الطهارة، باب البول فی الماء الراکد، حدیث نمبر ۶۹) وکل ماء وقعت النجاسة فیه لم یجز الوضوء به قلیلاً کانت النجاسة أو کثیراً. (الهدایة مع الفتح: ۱/۹۷)

حوض کا پانی بذریعہ نل بیت الخلاء کیلئے:

سوال: ہمارے مدرسہ میں فلش سسٹم سنڈاس بنے ہوئے ہیں۔(۱)ان کیلئے پانی پہلے کی ٹنکی سے آتا ہے، اس کا تعلق مسجد کے حوض سے ہو گیا ہے اور حوض کا پانی اس میں استعمال ہوتا ہے، اس کے استعمال سے طبیعت پر ایک قسم کا تکدر محسوس ہوتا ہے، بظاہر اس کے استعمال میں شرعی قباحت معلوم نہیں ہوتی، اگر حضرت والا کی نظر میں کوئی فقہی جزئیہ ہو تو مطلع فرمائیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

یہ تکدر طبعی ہے، ماءِ کثیر کے استعمال میں کیا اشکال ہے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ:۵/۱۷۵)

حوض کے پانی کا بدبودار ہونا:

سوال: اگر دہ دردہ حوض کا پانی بدبودار ہو گیا مگر نجاست کا علم نہیں تو کیا اس سے وضو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

اس سے وضو کرنا درست ہے۔ عالمگیریہ میں ہے:

يجوز التوضى فى الحوض الكبير المنتن إذا لم يعلم نجاسة، كذافى فتاوىٰ قاضى خان. (۳)

(مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحیٔ:۱۸۱)

حوض اور ٹنکیوں کی تطہیر کا طریقۂ شرعی:

سوال: چھوٹے حوض یا پانی کے ٹنکیوں میں اگر نجاست گر جائے تو اس کا کیا حکم ہوگا، آیا اس صورت میں پانی پاک رہے گا یا ناپاک؟ اگر پانی ناپاک ہو جائے گا تو اس کے پاک کرنے کی کیا صورت ہوگی؟ مفصل مدلل جواب عنایت فرمائیں؟ نوازش ہوگی۔

الجواب ــــــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

چھوٹے حوض یا پانی کی ٹنکیاں جو چھوٹی ہوں یعنی وہ دہ دردہ (عشر فی عشر) نہ ہوں ان میں نجاست گرنے سے وہ ناپاک ہو جائیں گی،(۳) ورنہ ناپاک نہیں ہوں گی اور پاک کرنے کی صورت یہ ہے کہ ناپا کی نکال کر اس کا کل پانی نکال

(۱) سنڈاس: پاخانہ، بیت الخلاء، وہ پاخانہ جس کے صاف کرنے کا منہ گھر کے باہر دیوار میں ہو۔(فیروز اللغات، ص:۷۱۲)

(۲۔۳) **يجوز التوضى في الحوض الكبير المنتن إذا لم يعلم نجاسة.** (فتاویٰ قاضی خان. علی الهندية، انیس)

(۴) تھوڑا پانی، چاہے وہ کسی برتن میں ہو، ٹب میں ہو، کنواں میں ہو، ٹنکی میں ہو، یا چھوٹے حوض میں ہو، اگر اس میں نجاست گر جائے، چاہے وہ نجاست تھوڑی ہو، یا زیادہ، پورا پانی ناپاک ہو جائے گا۔(البحر الرائق:۱/۷۸)۔(طہارت کے احکام ومسائل:۸۷۔انیس)

دیں اور پاک پانی سے اس کی دیواریں وغیرہ دھوکراس پانی کو بھی گرادیں یا نکال دیں پھر پاک پانی بھر دیں اور اگر یہ حوض وٹنکی اس قسم کی ہوں کہ جن میں پانی اوپر سے آتا ہے اور نیچے سے گرتا ہے تو اسکے اندر پانی آنے اور نکلنے کے دونوں راستے کھول دیں اور مرئی نجاست نکال دیں۔ پھر دیکھیں اگر اتنا پانی نکل گیا ہو جتنا اس میں تھا تو اب یہ سب پانی پاک شمار ہوگا۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ العبد نظام الدین، مفتی دارالعلوم دیوبند، الجواب صحیح: حبیب الرحمٰن خیرآبادی۔ (منتخبات نظام الفتاویٰ: ۱/۲۳-۲۴)

چھوٹا حوض پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: مکان کے صحن میں پانی کی ٹنکی یا چھت پر بنی ہوئی ٹنکی ناپاک ہوجائے تو اس کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ اگر زمین کی ٹنکی اور چھت والی ٹنکی اور ان دونوں کے درمیان میں پائپ لائن اور پھر چھت کی ٹنکی سے غسل خانوں وغیرہ تک آنے والے پائپ ان سب کے مجموعہ کے طول وعرض کا کل رقبہ سو ہاتھ ہوجائے تو کیا یہ دہ دردہ کے حکم میں ہوگا کہ نجاست گرنے سے ناپاک نہ ہو؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

دونوں ٹنکیوں کے درمیانی پائپ اور اوپر کی ٹنکی سے غسل خانوں وغیرہ تک جانے والے پائپ کو دہ دردہ میں شمار کرنا صحیح نہیں اس لئے کہ طول وعرض وہ معتبر ہے جو اوپر کی چھت کے ساتھ ملصق نہ ہو۔ پائپ لائن چونکہ پانی سے بھری رہتی ہے اس لئے اس کی مثال ایسے مسقّف حوض کی ہوگی جس کا پانی اس کی چھت کے ساتھ ملا ہوا ہو، نیز نچلی ٹنکی سے اوپر کی ٹنکی کی طرف جانے والی لائن جہاں اوپر کی ٹنکی میں پہنچتی ہے وہاں اس کے پانی کا اتصال اوپر کی ٹنکی کے پانی سے نہیں ہوتا، اس لئے دونوں ٹنکیوں کے رقبہ کا بالکل الگ الگ حساب کیا جائے۔

ان ٹنکیوں کی تطہیر کا طریقہ یہ ہے کہ زمین دوز ٹنکی میں جب باہر سے پانی آرہا ہو اس وقت اسکا گولہ اتارلیا جائے یا اس کے ساتھ کوئی وزن وغیرہ باندھ دیا جائے تاکہ گولہ پانی کے ساتھ بلند ہوکر باہر سے آنے والے پانی کا راستہ نہ روکے، اس طرح سے بیرونی پانی آتا رہے گا، جب ٹنکی بھر کر پانی اوپر سے بہنے لگے تو پانی جاری ہوجانے کی وجہ سے ٹنکی پاک ہوجائے گی، اوپر کی ٹنکی کو یوں پاک کیا جاسکتا ہے کہ موٹر کے ذریعہ اس ٹنکی کو اس حد تک بھرا جائے کہ اوپر کے پائپ سے پانی جاری ہوجائے، بظاہر تطہیر کی اس صورت میں یہ اشکال معلوم ہوتا ہے کہ پانی کھینچنے کی مشین سے لیکر زمین دوز ٹنکی کے تلے تک پائپ ہوتا ہے جو نجس پانی سے بھرا ہوگا، اسی طرح اوپر والی ٹنکی نجس ہوگئی تو اس ٹنکی سے

(۱) اور اگر ٹنکی یا چھوٹا حوض اس طرح پر ہوں کہ ان میں دو پائپ لگے ہوئے ہوں ایک سے پانی برابر آتا ہو اور دوسرے سے نکلتا رہتا ہو تو یہ جاری پانی کے حکم میں ہے پانی ناپاک نہ ہوگا، کمافی العالمگیریة: إذا كان الحوض صغيراً يدخل فيه الماء من جانب ويخرج من جانب يجوز الوضوء به من جميع جوانبه، وعليه الفتوىٰ. (۱/۱۷)

غسل خانوں وغیرہ میں آنے والی لائن میں نجس پانی ہوگا، ان ٹنکیوں کواوپر سے جاری کردینے سے ان پائپوں کے اندر کے پانی پر کوئی اثر نہیں پڑیگا، تو یہ اندرونی پانی کیسے پاک ہوگا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ تطہیر ماء کا مسئلہ خارج از قیاس ہے، قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ کوئی چیز ایک دفعہ ناپاک ہونے کے بعد پھر کسی صورت سے بھی پاک نہ ہوسکے اس لئے کہ اس کی تطہیر کے لئے جو پانی بھی اس سے ملاوہ پانی خود ناپاک ہوگیا، تطہیر کے شرعی قاعدہ کے مطابق نجس پانی کو جاری کر دینے سے اس کے ساتھ متصل پانی بھی پاک ہوجاتا ہے۔ چنانچہ اگر حوض بہت گہرا ہو کہ اس کے اوپر کی جانب پانی جاری ہونے سے اس کی تہہ تک اثر پہنچنے کا کوئی امکان نہ ہو، تو بالاتفاق اس کے اوپر کا پانی جاری کردینے سے اس کے تلے تک کا کل پانی پاک ہوجاتا ہے، اسی طرح پائپوں کے اندر کے پانی کا چونکہ ٹنکی کے پانی سے اتصال ہے اس لئے ٹنکی کا پانی جاری کردینے سے پائپوں کے اندر کا پانی بھی پاک شمار ہوگا۔

ٹنکی کی تطہیر کی ایک دوسری صورت بھی ہوسکتی ہے وہ یہ کہ زمین دوز ٹنکی نجس ہوجائے تو جس وقت اس میں باہر سے پانی آرہا ہو اس وقت موٹر کے ذریعہ اس ٹنکی کا پانی کھینچنا شروع کردیا جائے تو یہ ماء جاری شمار ہوگا اور اوپر کی ٹنکی کو یوں پاک کیا جائے کہ موٹر کے ذریعہ اس میں پانی چڑھانا شروع کردیں اور اس ٹنکی سے غسل خانوں وغیرہ کی طرف آنیوالی لائن کھول دیں، اس صورت میں زمین دوز ٹنکی میں پانی اوپر سے داخل ہوتا ہے مگر مشین اس ٹنکی کے تلے سے پانی کھینچتی ہے، اسی طرح اوپر کی ٹنکی میں مشین کے ذریعہ سے پانی اوپر سے داخل ہوگا اور نیچے آنے والی لائن کو کھولنے سے ٹنکی کے نچلے حصہ سے پانی خارج ہوگا۔

اس طریقے سے پانی کا جاری ہونا طہارت کے لئے کافی ہے یا نہیں؟ اس میں حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے تردد ظاہر فرمایا ہے۔

قال فی الشامیة تحت(قوله:ویخرج من اٰخر): ثم إن کلامهم ظاهره أن الخروج من أعلاه فلو کان یخرج من ثقب فی أسفل الحوض لا یعد جاریاً لأن العبرة لوجه الماء(إلیٰ قوله) ولم أر المسألة صریحاً، نعم! رأیت فی شرح سیدی عبد الغنی فی مسألة خزانة الحمام التی أخبر أبو یوسفؒ برؤیة فارة فیها،قال: فیه إشارة إلیٰ أن ماء الخزانة إذا کان یدخل من أعلاها ویخرج من أنبوب فی أسفلها فلیس بجارٍ اهـ وفی شرح المنیة: یطهر الحوض بمجرد ما یدخل الماء من الأنبوب ویفیض من الحوض هو المختار لعدم تیقن بقاء النجاسة فیه وصیرورته جاریاً اهـ وظاهر التعلیل الاکتفاء بالخروج من الأسفل لکنه خلاف قوله ویفیض فتأمل وراجع.(ردالمحتار: ۱/۱۷۵)

علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے ردالمحتار کے منیہ میں حاشیہ اشباہ سے مندرجہ ذیل جزئیہ نقل فرمایا ہے:

أقول: رأیت بعد کتابتی لهٰذا المحل فی حاشیة الأشباه والنظائر فی آخر الفن الأول للعلامة الکفیر التی تلقاها عن شیخه الشیخ إسمٰعیل الحائک مفتی دمشق ما نصه:"مسألة: إذا کان فی

الکوز ماء متنجس فصب علیه ماء طاهر حتی جری الماء من الأنبوب بحیث یعد جریاناً ولم یتغیر الماء فإنه یحکم بطهارته،اهـ ، منه.(ردالمحتار: ۱ ص ۱۸۰)

اس جزئیہ سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ ٹنکی کی طہارت کے لئے نیچے سے پانی کا جاری ہونا کافی ہے اس لئے کہ لوٹے کی ٹونٹی لوٹے کے وسط میں ہوتی ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۸/ جمادی الاخریٰ ۹۶ھ (احسن الفتاویٰ: ۲/ ۴۸۔۵۰)

انگریزی دوا سے بڑے حوض کا پانی صاف کیا تو پاک ہے یا نہیں:

سوال: کوئی حوض بڑا ہوا اور اس کا پانی بدبو کرنے لگے اور بدبو دور کرنے کے لیے کوئی انگریزی دوائی پاک یا ناپاک حوض میں ڈالی جس سے پانی کا رنگ اور مزہ بدل گیا۔ایک روز کے بعد حوض کا پانی اصلی حالت پر آیا،مگر بدبو ایسی ہی رہی ایسے حوض سے وضو کرنا درست ہے یا نہیں؟ اور جس وقت سے پانی کی رنگت اور مزہ بدل گیا تھا جن لوگوں نے اس پانی سے وضو کر کے نماز پڑھی ہو وہ صحیح ہوئی یا نہیں؟ اور اس کی قضا ہے؟

الجواب ــــــــــ حامداً و مصلیاً و باللّٰہ التوفیق

اس قدر بڑا حوض کہ جس کی ایک طرف نجاست گرے تو دوسری طرف اس کا کچھ اثر نہ ہو یعنی نجاست کا رنگ، بو، مزہ پانی کی اور طرفوں میں معلوم نہ ہو، ایسے حوض کا پانی پاک ہے۔(۱)

جو دوائیں پانی کی بدبو دور کرنے کے لیے ڈالی جاتی ہیں، اگر وہ پاک ہیں، تو کسی وصف کے بدلنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اگر وہ دوائیں یقیناً ناپاک ہوں اور ان کے ڈالنے سے پانی کے اوصاف رنگ، بو، مزہ بدل جاویں تو یقیناً ناپاک ہے، ایسے پانی سے جس قدر نمازیں پڑھی گئی ہوں ان کا اعادہ ضروری ہے۔

---

(۱) والغدیر العظیم الذی لایتحرک أحد طرفیه بتحریک الطرف الأخر إذا وقعت نجاسة فی أحد جانبیه جاز الوضوء من الجانب الأخر.(الهدایة: ۱/ ۲۶،باب الماء الذی یجوز به الوضوء)

بڑے حوض کے پانی میں اگر کوئی نجس چیز گر جائے، جیسے پیشاب، شراب، پاخانہ، مردار جانور وغیرہ، چاہے یہ نجاست تھوڑی ہو یا زیادہ مقدار میں، شریعت لوگوں کی سہولت کے پیش نظر ایسے پانی کو پاک قرار دیتی ہے اور وہ پانی جاری پانی کے حکم میں ہے۔البتہ جب پانی کا رنگ یا مزہ یا بو میں سے کوئی وصف نجاست کی وجہ سے بدل جائے تو پھر پورا پانی ناپاک قرار پائے گا اور اس کو وضو وغسل یا طہارت کے لیے استعمال جائز نہیں ہوگا۔(البحر الرائق: ۱/ ۷۸)

اسی طرح بڑی مقدار والے پانی بھی جہاں نجاست واقع ہو وہاں سے وضو یا غسل کے لیے پانی لینا جائز نہیں ہے، اس بارے میں اصولی طور پر یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ بڑے حوض کا پانی نجاست گرنے کے باوجود اس لیے پاک قرار پاتا ہے کہ نجاست کا اثر دوسرے کنارے تک نہیں پہنچتا ہے اور جب نجاست کا اثر دوسرے کنارے تک پہنچ جائے گا تو اس پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل جائے گا اور ایسی صورت میں تمام پانی ناپاک ہو جائے گا۔(طہارت کے احکام ومسائل: ۷۷۔۷۸۔انیس)